بتاریخ: ۲۹ نومبر ۲۰۱۱ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ

مضمون بعنوان ''جماعت احمدیہ میں قیام خلافت کے بارہ میں الہامات، کشوف ورویٔا اور الٰہی اشارے'' پر مختصر تبصرہ

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ نے کچھ عرصہ قبل مندرجہ بالاعنوان پر ایک مضمون alislam.org پر شائع کیا ہے اُس پر ایک مختصر تبصرہ پیش خدمت ہے۔

افسوس ہے کہ مضمون نگار جناب راجہ نصیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقوال کو جو خلافتِ اسلام اور قدرت ثانیہ کو بیان کرنے کیلئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، شامل مضمون کرنے سے اعراض کیا ہے جیسے کہ حضور مسیح موعودؑ نے فرمایا ''یہ حدیث (**ان الله يبعث لهذة الامته علىٰ راس کُل مائة من يجد دلها دينها**) ناقل **انّا نحنُ الذكر و انا له لحافظون** کی شرح ہے۔۔۔پس قرآن کی حمائت کے ساتھ یہ حدیث تواتر کا حکم رکھتی ہے''۔ (تفسیر بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود جلد۲۔ص۴۷۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد جو سلسلہ بیعت شروع ہوا وہ آپ کے اس حُکم کی تعمیل میں تھا کہ بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہوں میرے بعد بیعت لیں چنانچہ سیدنا حضرت مولانا نورالدین پہلے خلیفہ ظاہر ہوئے اور اُس کے بعد یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ جماعت مبائعین اُنہیں ظاہری خلفاء تسلیم کرتی ہے۔ یہ ایک الگ سوال ہے کہ اُن میں سے کون حقانی خلفاء ہیں اور کون نہیں۔

مضمون نگار نے حضرت خلیفہ اولؓ کے فرمودات کو جو کہ آپ نے قدرت ثانیہ کے بارے میں دیئے تھے کہ اِس سے مراد نواب مجددین ہیں، اپنے اس مضمون میں شامل نہیں کیا۔ چنانچہ یہ عاجز قدرت ثانیہ اور خلافت کے بارے میں ایک مختصر تحریر درج ذیل کر رہا ہے جس میں سب پہلوؤں سے قرآن، حدیث، حضرت مسیح موعودؑ، حضرت خلیفہ اوّل کی تحریرات جو کہ تاریخ احمدیت اور سلسلہ کے لٹریچر میں محفوظ ہیں، کو شامل کیا ہے۔ قارئین کرام خود فیصلہ کرلیں کہ کیا مضمون نگار نے دیانتداری سے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے؟

مذکور مضمون نگار نے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ:۔
''حضرت مسیح ناصری کے بعد پطرس خلیفہ مقرر ہوئے اور عیسائیوں میں آج تک ''پوپ'' کی صورت میں ظاہری طور پر یہ سلسلہ جاری ہے اور الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام ''کلیسا کی طاقت کا نسخہ'' میں دراصل اُن کی اسی خلافت کا ہی ذکر ہے''۔ اُن کو معلوم ہونا چاہیئے کہ حضور مسیح موعودؑ تو کسر صلیب کیلئے نازل

ہوئے تھے اور موجودہ کلیسا تو اُس کا محافظ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائی پادریوں کو ہی دجال کہا ہے۔ اگر ان لوگوں میں تقویٰ اور نیکوکاری ہوتی تو نبی پاک ﷺ اور آپ کے بعد مجددد دینِ اسلام اور اِس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول نہ کر لیتے۔ حضور مسیح موعودؑ کے الہام بالا میں دراصل اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ کلیسا یعنی دجال کی طاقت کا منبع معلوم کر کے اُسکا خاتمہ کرنا چاہئے۔

احمدیہ خلافت کو اُن کا نمونہ اختیار نہیں کرنا چاہیے بلکہ جب کہ اسلامی شرعی تعلیم کامل ہے اسلئے خلافت راشدہ کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے اور خلیفہ کا انتخاب عامۃ المومنین کے مشورہ سے کرنا چاہیئے نہ کہ محدود لوگ یہ کام کریں جیسے پوپ کا انتخاب صرف cardinals کرتے ہیں اور اپنے میں سے کسی ایک کو منتخب کر لیتے ہیں۔ خلیفہ خامس کا انتخاب پوپ کے طریق انتخاب کے قریب قریب تھا جو کہ اسلامی تعلیم کی روح کے منافی ہے کیونکہ عامۃ المومنین کا اس میں مناسب حصہ نہ تھا۔

قدرت ثانیہ، خلافت، خلافت علیٰ منہاج نبوت، الوصیت میں درج احکام وغیرہ کے بیانات پیش کردہ از تبصرہ نگار

قدرت ثانیہ:

۱۔

فرمودات سیدنا حضرت مسیح موعود

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لیے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لیے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔" (الوصیت صفحہ ۵ رقم کردہ 24 دسمبر 1905)

۲۔

"خلفاء کے آنے کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک لمبا کیا ہے اور اسلام میں یہ ایک شرف اور خصوصیت ہے کہ اس کی تائید اور تجدید کے واسطے ہر صدی پر مجدد آتے رہے اور آتے رہیں گے دیکھو اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دی ہے جیسا کہ کما کے لفظ سے ثابت ہوتا ہے۔ شریعتِ موسوی کے آخری خلیفہ حضرت عیسیٰ تھے جیسا کہ خود وہ فرماتے ہیں کہ میں آخری اینٹ ہوں اسی طرح شریعتِ محمدی میں بھی اس کی خدمت اور تجدید کے واسطے ہمیشہ خلفاء آتے اور قیامت تک آتے رہیں گے"

(ملفوظات جلد پنجم (نیا ایڈیشن) صفحہ ۵۵۱ فرمودہ یکم مئی 1908)

۳۔

"خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں جو تجدید دین کرے۔" (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۸۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو بھیجتا ہے

جو دین کے اس حصہ کو تازہ کرتا ہے جس پر کوئی آفت آئی ہوئی ہوتی ہے یہ سلسلہ مجددوں کے بھیجے کا اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے موافق ہے جو اس نے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر : ۱۰) میں فرمایا ہے" ملفوظات جلد دوئم (نیا ایڈیشن) صفحہ ۲۵۵ ۔ ۵۶

نوٹ: حضور مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا بیانات سے واضح ہے کہ دراصل قدرت ثانیہ سے مراد صدی کے سر پر آنے والے مجدد دین اسلام ہی ہیں۔

قدرت ثانیہ کی تشریح بیان فرمودہ:

حواری خلیفہ سیدنا حضرت مولوی نورالدین جب کسی قوم کا مورث اعلیٰ اپنا کام پورا کرتا ہے تو اسکے کسی کام کے سرانجام دینے کے واسطے قدرت کا ہاتھ ممدود رہتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی کا ظہور رسول کریم ﷺ کے زمانے میں ہو گیا مگر آپ کے بعد آپ کے خلفاء اور اب مجددین کے وقت میں بھی ہوتا رہا وہ سب قدرت ثانیہ تھے۔ قدرت ثانیہ کی حد بندی نہیں ہو سکتی۔ جب کوئی قوم کسی قدر کمزور ہو جاتی ہے جب بھی اللہ تعالیٰ اپنی مصلحت سے اسکی طاقت کو پورا کرنے کے واسطے قدرت ثانیہ بھیجتا رہتا ہے۔ (بدر ۲۳ مئی ۱۹۱۳ء)

قدرت ثانیہ کی وضاحت: حواری خلیفہ سیدنا نورالدین نے کافی وشافی طور سے یہ معاملہ واضح کر دیا تھا جیسا کہ بدر 1913 سن 23 مئی میں درج ہے کہ قدرت ثانیہ میں خلفا اور نواب مجددین سب شامل ہیں یہ وضاحت حضور مسیح موعود کے اُس فرمان کے عین مطابق ہے جو 1905 میں الوصیت تحریر کرنے کے بعد یکم مئی 1908 میں دیا جیسا کہ ملفوظات جلد پنجم میں درج ہیں کہ قیامت تک خلفا اور مجددین آتے رہیں گے۔ یہ اُن لوگوں کے خیالات کا ابطال ثابت کرنے کے لیے کافی ہے جو محض انتظامی خلافت کو ہی قدرت ثانیہ کہتے ہیں اور الہامی۔ تجدیدی خلافت سے منکر ہو رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے منتخب شدہ ظاہری انتظامی خلیفہ کو ہی ضرور روحانی خلیفہ / مرسل بھی بنائے۔ ورنہ وہ ایمان نہ لائیں گے یہ سخت گناہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نصیحت پر عمل

خلیفہ اوّل کے انتخاب کے بعد قدرت ثانیہ کے نزول کیلئے اجتماعی دُعائیں: بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۳، ص ۲۱۲

''حضرت میر ناصر نواب صاحب نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرت ثانیہ کے ظہور کیلئے ہر ملک میں اکٹھے ہو کر اجتماعی دُعا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اوّل نے مولوی محمد علی صاحب کو حکم دیا ہے کہ وہ اخبارات میں اجتماعی دُعا کی تحریک شائع کریں۔ چنانچہ اُنہوں نے اس کی تعمیل میں اعلان کر دیا۔ قادیان میں حضرت میر صاحب ایک عرصہ تک مسجد مبارک میں اجتماعی دُعا کراتے رہے''۔

حضرت خلیفہ اوّل کا فرمان:

قدرت ثانیہ کے نزول کے وقت کے بارے میں بحوالہ تاریخ احمدیت جلد۳، ص ۳۴۲۔۳۴۱

یکم دسمبر ۱۹۱۲ کو آپ نے بعد نماز عصر سورۃ اعراف کی آئت ولقد اخذنا ال فرعون بالسنين کا درس دیتے ہوئے فرمایا۔ ''تیس برس کے بعد انشاءاللہ مجھے امید ہے کہ مجدد یعنی موعود (قدرت ثانیہ) ظاہر ہوگا۔ یعنی ۱۹۴۴ میں مصلح موعود کا ظہور ہوگا۔۔۔''

مندرجہ بالا دونوں بیانات سے ظاہر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ خود کو قدرت ثانیہ کا مظہر نہیں سمجھتے تھے بلکہ وہ حضرت مصلح موعودؓ کو قدرت ثانیہ کا مظہر سمجھتے تھے۔ **سوال یہ ہے کہ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کو مظہر اوّل کیوں کہا جاتا ہے۔** سیدنا محمودؓ نے دعویٰ فرمایا تھا کہ وہ مصلح موعود ہیں اسلئے اُن کے قدرت ثانیہ کا مظہر ہونے کی بات سمجھ آتی ہے۔ **مگر خلیفہ ثالث، خلیفہ چہارم، خلیفہ پنجم قدرت ثانیہ کے بالترتیب تیسرے، چوتھے اور پانچویں مظہر کیوں کر بن گئے؟**

۲۷ مئی ۱۹۰۸ سے قائم سلسلہ بیعت کیلئے سیدنا حضرت مسیح موعود کی شروط اجازت اور بیعت لینے والے بزرگ کا اصل مقام

''اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں''

ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لیے نمونہ بناوے (الوصیت)

الوصیت میں حضور مسیح موعود کی خصوصی نصیحت: یعنی ''جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو''۔

حضور مسیح موعود نے مندرجہ بالا تحریر سے قبل اپنی کتاب نورالحق میں یعنی روحانی خزائن صفحہ 98 پر وضاحت فرمائی ہوئی ہے کہ ''رسولوں نبیوں اور محدثوں کی جماعت ہے جن پر روح القدس ڈالا جاتا ہے''۔ آپ نے جو الوصیت میں سلسلہ بیعت کی اجازت دی وہ اس شرط پر تھی کہ اتفاق رائے سے جس بزرگ کا انتخاب ہو وہ اپنے تئیں نیک نمونہ بناوے۔

وہ سب لوگ کون تھے جن کو مل کر کام کرنا تھا جب تک کوئی روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو؟۔ ان سب لوگوں میں مندرجہ ذیل شامل ہوئے۔ (۱) بیعت لینے والا بزرگ (۲) بیعت کرنے والے افراد (۳) انجمن کے معتمدین اور سب ذیلی شاخیں اور تنظیمیں اور عہدیدار کیونکہ انجمن کا قیام بھی ایک مستقل امر تھا۔ حضور مسیح موعود کی اس نصیحت سے یہ بات واضح تھی کہ جیسا کہ غیر متبدل سنت اللہ ہے کہ وہ ہر صدی کے سر پر ایک جانشین نبی ﷺ، آپ کا روحانی خلیفہ مجدد مبعوث فرماتا ہے اس کے نزول کے وقت مندرجہ بالا تین قسم کے افراد اس کا استقبال کریں جیسا کہ حضور مسیح موعود نے مزید فرمایا، مستعد اور سعید فطرتوں کے لئے ضروری تھا کہ وہ صدی کا سر آجانے پر نہایت اضطراب اور بے قراری کے ساتھ اس مرد آسمانی کی تلاش کرتے اور اس آواز کے سننے کے لئے ہمہ تن گوش ہو جاتے جو انہیں یہ مژدہ سناتا کہ میں خدا تعالیٰ کیطرف سے وعدہ کے موافق آیا ہوں ملفوظات جلد ۴ ص ۔۳، مگر بد قسمتی سے جماعت مسیح موعود میں یہ المیہ واقع ہوا کہ خلیفہ ثالث نے 1968ء میں اس باطل عقیدہ کا اعلان کر دیا کہ نئی صدی کے سر پر پہلے مجددین کی طرح کسی نئے مجدد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور خود کو خلیفہ راشد کے طور پر پیش کیا حالانکہ وہ مسیح موعود کے حواری نہ تھے۔ مریدان کے زیر بیعت میں شامل افراد نے اس پر مجرمانہ خاموشی اختیار کی۔ اگرچہ اس وقت حضرت ایوب احمدیت [illegible] نے مرزا رفیع احمد صاحب نے ان کو مناسب طریق سے اصل عقیدہ سے آگاہ کر دیا مگر نظام نے اس باطل عقیدہ کو جماعت میں خوب پھیلایا اور حضور مسیح موعود کی نصیحت

کی نافرمانی کی۔ جب ان لوگوں نے مردِ آسمانی کی تلاش سے آنکھیں بند کرلیں تو نتیجۃً خدا تعالیٰ کے فعل سے وہ اپنے ہی پیدا کردہ تعصب کے اندھیرے میں اُس کو شناخت نہ کرسکے اور ایمان لانے سے محروم رہ گئے ماسوائے چند افراد کے۔ اور تعصب اور بدظنی کے اس دخان میں حضرت ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد کا جنوری 2004 میں وصال ہوگیا۔ تاہم اس راقم ناچیز کو آپ کی رحلت کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ احباب جماعت کی موجودہ نسل کو اُنکی غلطی اور محرومی سے آگاہ کردوں۔ کیوں کہ میں آپ کا روحانی خادم ہوں اور سیدنا محمود کی رویا کے مطابق جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر انکشاف فرمایا اُن کا بروز اور ثانی ہوں جو کہ 1427ھ میں ظہور پزیر ہونا تھا اور اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اُسکی عطا کردہ نور فراست سے اس کام میں مگن اور اصلاحات کی طرف جماعت کو توجہ دلا رہا ہوں جو کہ عقائد کے بگاڑ کے دور کرنے میں ضروری ہیں۔

<u>خلافت علیٰ منہاج نبوت سے متعلق ایک حدیث کی تشریح:</u> ''حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ فرمایا کہ تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اُس کو اُٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اُٹھالیگا۔ پھر اُس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت ہوگی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہوگا تو اُس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے'' (بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ 804) نوٹ: یاد رہے کہ ''یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے'' حضور نبی پاک کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ راوی کی طرف سے اضافہ ہے۔

یہ وہ حدیث ہے جس کو نظامی حضرات ایک خاص مقصد کے لئے استعمال کرتے ہیں اور ایسی تاویل اور تشریح کرتے ہیں جو کہ قرآنی تعلیم اور دوسری احادیث کے خلاف ہے اس لئے ضروری ہوا کہ اس کی تشریح ایسے رنگ میں کی جائے جو عمومی تعلیم قرآن اور فرمودات رسول ﷺ کے بھی مطابق ہو۔ یہ کہا جاتا ہے نبی پاک ﷺ کے وصال کے بعد خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوئی جس کو خلافت راشدہ بھی کہا جاتا ہے اور جس کی مدت تیس سال تھی پھر ظالم اور جابر بادشاہوں کا دور ہوا اور مسیح موعود کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگئی یعنی 27 مئی 1908 کو جو خلافت مسیح موعود قائم ہوئی یہ منہاج نبوت پر ہے اور تا قیامت جماعت کے منتخب کردہ خلفا منہاج نبوت پر متمکن سمجھے جائیں گے۔

اول تو حضور مسیح موعود نے اس خیال کا رد کیا ہے کہ خلافت راشدہ یعنی خلافت علیٰ منہاج نبوت نعوذ باللہ صرف تیس سال تک تھی جیسا کہ آپ نے فرمایا: ''پس جو شخص خلافت کو صرف تیس سال تک مانتا ہے وہ اپنی نادانی سے خلافت کی علت غائی کو نظر انداز کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ تو ہرگز نہیں تھا کہ رسول کریم کو صرف تیس سال تک رسالت کی برکتوں کو خلیفوں کے لباس میں قائم رکھنا ضروری ہے۔ پھر بعد اس کے دنیا تباہ ہو جائے کچھ پرواہ نہیں'' روحانی خزائن جلد ۶ ص ۳۵۳۔ اپنی تصنیف شہادت القرآن میں آپ نے بالبداہت قرآنی مبشرات اور احادیث سے ثابت کیا ہے کہ نبی پاک ﷺ کی خلافت تا قیامت ہے اور حمایت قرآن سے <u>مجددین کی بعثت کی حدیث</u> ایک دائمی انتظام من جناب اللہ حضور نبی پاک ﷺ کی برکات کو قیامت تک دوام دینے کیلئے ہے۔ اس لئے جو تفسیر اور تاویل اس حدیث کی نظامی حضرات کرتے ہیں ناقص ہے اور حضرت مسیح موعود حکم و عدل جن کو اللہ تعالیٰ نے علم قرآن اور علم حدیث سب امت میں بڑھ کر عطا فرمایا الوصیت میں لکھتے وقت سلسلہ بیعت کی اجازت دیتے وقت بیّن طور پر تحریر فرما دیتے کہ وہ اس حدیث کی بنا پر ایسا کر رہے ہیں۔ آپ نے بیعت لینے والوں۔ بیعت کرنے والوں اور انجمن کے عہدیداروں سب کو تلقین فرمائی کہ یہ انتظام اس وقت تک ہے جب تک خدا سے روح القدس پا کر کوئی رسول نبی یا مجدد کھڑا نہ ہو۔

عنوانِ بالا کی ایسی تفسیر جو کہ تعلیم قرآن اور جملہ احادیث اور فرمودات حکم و عدل مسیح موعود کی بیان کردہ تفاسیر کے مطابق پیش کرنے سے پہلے ایک اور حدیث کا بیان کرنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے۔ ''حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے قبل اللہ تعالیٰ نے جس قدر بھی نبی مبعوث فرمائے انہیں کچھ مخلص ساتھی ایسے ملے جو ان کے طریقہ کار پر عمل پیرا ہوتے اور ان کی کامل اتباع کرتے ان کی وفات کے بعد کچھ ایسے ناخلف پیدا ہوئے جو ایسی

باتیں کہتے جن پر وہ خود عمل نہ کرتے اور ایسی باتیں کہتے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حدیقۃ الصالحین ص۔۳۱۸

اس حدیث سے یہ واضح ہو گیا کہ ہر مامور۔ نبی کے بعد نہج نبوت پر خلافت صرف اس کے حواریوں کے خلیفہ بنتے رہنے تک ہوتی ہے بعد میں ناخلف لوگ آجاتے ہیں جو تعلیم کو بگاڑ دیتے ہیں۔

اس حدیث کی روشنی میں اور اس کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے جو خط راقم نے "بعنوان حدیث نبوی کی حقانیت"۔احباب کو بھیجا اس میں یہ بات واضح ہے کہ 1968ء میں غیر حواری خلیفہ ثالث نے قرآن۔ حدیث اور مسیح موعود کے اقوال کے خلاف یہ عقیدہ ایجاد کیا کہ آئندہ پہلے صدیوں کی طرح مجدد نہیں آیا کریں گے اور اس کے بعد جماعت کو اس فاسد عقیدہ پر قائم کر دیا جو کہ اب اصلاح طلب ہے۔لہذا بین طور پر ثابت ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود کے بعد جو سلسلہ بیعت شروع ہوا اس کو نہج نبوت پر ماننا چاہئے۔مگر سیدنا محمود کے بعد غیر حواری بیعت لینے والے نہج نبوت پر نہیں ہیں۔کیونکہ انہوں نے مجدد صدی پندرہ حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت کو شناخت نہیں کیا۔

اب حدیث عنوان بالا کے مفہوم کو واضح کرنے کے لئے قرآنی تعلیم۔احادیث کی وہ تفسیر جو حضرت مسیح موعود نے نبی پاک ﷺ اور ان کے صحابہ کی خلافت کے زمانے کے کئے اور پھر مسیح موعود کی اپنی امتی نبوت اور آپکے حواری خلفا کے زمانے سے متعلق کی ہے واضح کرتا ہوں۔اس کا خلاصہ یہ ہے کہ عمومی طور پر برکات خلافت محمدیہ تو قیامت تک جاری وساری ہیں مگر دو خاص ادوار برکات وانوار خلافت ظاہری کے ہیں۔اول حضور نبی پاک ﷺ کے وصال کے بعد جو خلافت راشدہ تیس سال قمری قائم رہی یہ حضور نبی پاک کے جلالی دور کا تتمہ تھی اور آپ کا دوسرا دور بشکل بعثت حضرت مسیح موعود ابن رسول اللہ ہے جو کہ آنحضور کا جمالی دور ہے۔حضرت مسیح موعود کی خلافت اس طرح نہج نبوت پر شروع ہوئی۔حضرت مولانا نورالدین کی خلافت کے چھ سال (1908 سے 1914) اور سیدنا محمود کی خلافت کے تقریباً 52 سال کل قریباً 58 سال بحساب شمسی اور قریباً 60 سال بحساب قمری بنتے ہیں۔یہ امت مسلمہ کے دو بہترین ادوار ہیں۔جیسا کہ سورہ جمعہ میں خوشخبری تھی وآخرین من ھم لما یلحقوبھم'' (سورہ جمعہ آیت ۴) اور ثلۃ من الاولین و ثلۃ من الاخرین (سورۃ الواقعہ ۴۰۔۴۱) میں درج ہے۔سو یہ حقیقت ہے اس حدیث کی جو کہ عنوان بالا میں درج ہے۔

خلیفہ کون بناتا ہے؟

راقم بروز سیدنا محمود قرآنی تعلیم کے مطابق یہی عقیدہ رکھتا ہے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے ایک جماعت مومنین پر حکمرانی بخشتا ہے، جیسا کہ اس نے اپنے پاک کلام میں فرمایا قل اللھم مالک الملک تو تی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشآ (آل عمران ۲۵) اقتدار اعلیٰ درحقیقت مالک حقیقی کا ہی حق ہے مگر وہ پاک ذات اپنی حکمت کاملہ سے اپنی مخلوق میں انسانوں اور دینی جماعتوں میں مومنین میں سے بعض کو دوسروں پر اقتدار اور حکمرانی بخشتا ہے جیسا کہ دنیا میں اس کا عام قانون نظر آتا ہے۔مختلف ممالک۔اقوام اور قبیلوں کے جو سربراہ بنتے ہیں ان سب کے متعلق قرآنی تعلیم کی رو سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ یہ انعام اور عنایت اور موقعہ اللہ تعالیٰ نے ہی انہیں عطا کیا ہے کہ وہ کسطرح عدل وانصاف اور شریعت کے مطابق اپنی رعیت پر حکمرانی کرتے ہیں اور اس دنیا وآخرت میں اللہ تعالیٰ کو جواب دے۔اسی طرح مومنوں کی جماعت پر جن افراد کو اقتدار یعنی خلافت عطا ہوتی ہے وہ کس طرح شریعت خداوندی کے تحت معاملات چلاتے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو نبوت کے ساتھ ظاہری خلافت یعنی بادشاہت بھی عطا فرمائی تو یوں نصیحت فرمائی جیسا کہ قرآن میں ذکر ہے۔''یا داؤد انا جعلنک خلیفۃ فی الارض فا حکم بین الناس با الحق ولا تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ (ص۔۲۷) ترجمہ: اے داؤد تجھے ہم نے زمین میں خلیفہ بنایا ہے پس تو لوگوں کے درمیان حق کیساتھ فیصلہ کر اور اپنی ذاتی خواہشات کی پیروی نہ کر کیونکہ یہ تجھے اللہ تعالیٰ کی راہ سے ہٹا دے گی۔اس سے بین طور پر یہ بات واضح ہو گئی کہ محض خلیفہ/ بادشاہ ہونا یا کسی قبیلہ یا تنظیم کا سربراہ ہونا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی قابل اہمیت بات نہیں ہے بلکہ اصل چیز جو اس کے نزدیک قابل قدر ہے یہ ہے کہ جس کو یہ انعام دیا گیا وہ کس طرح اس ذمہ داری کو دیانت، عدل اور انصاف کیساتھ نبھاتا ہے۔سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں''فاسقوں کی بادشاہت اور حکومت بطور ابتلا کے ہے نہ بطور اصطفٰے کے اور خدا تعالیٰ کے حقانی خلیفے خواہ وہ روحانی خلیفے ہوں یا ظاہری وہی لوگ ہیں جو متقی اور ایماندار اور نیکوکار ہیں'' (روحانی خزائن جلد ۶ ص ۳۴۴) سو حضور کی اس تحریر سے واضح ہو گیا کہ محض خلیفہ ہونا کسی کے لئے کوئی قابل فخر بات نہیں بلکہ اصل چیز اتقا۔ایمانداری اور نیکوکاری ہے یعنی شریعت کی مکمل اتباع۔

سیدنا حضرت ابوبکرؓ جن کا امت میں سب سے بڑھ کر مقام ہے سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ کسی کو امتی نبی بنا وے اور جو پہلے خلیفۃ الرسول ہوئے فرماتے ہیں ”میں جب تک سرور عالم ﷺ اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتا رہوں اس وقت تک تم میری اطاعت کرنا اور نعوذ باللہ اگر اللہ و سرور عالم ﷺ کی مجھ سے نافرمانی ظہور میں آئے تو تم میری اطاعت نہ کرنا (تاریخ الخلفا اردو جلال الدین سیوطی ص ۱۰۴)

اسی طرح سیدنا مسیح موعودؑ نے جماعت سے بیعت لی تو شرط نمبر ۱۰ کے تحت خود ہی طاعت در معروف کی شرط قائم کی حالانکہ یہ تصور بھی نہیں ہو سکتا کہ حضور کوئی ایسا بھی حکم دے سکتے تھے جو خلاف شریعت ہو۔ بس آپ نے انکسار اختیار کرتے ہوئے بعد میں آنے والوں کیلئے یہ اصول قائم کیا جیسا کہ اس سے قبل حضرت ابوبکرؓ قائم کر چکے تھے کہ قرآن اور رسول ﷺ کی اتباع اصل معیار ہے اور ہر ایک پر لازم۔

مندرجہ بالا کی بنا پر یہ ضروری ہو گیا کہ مومن جہاں ایک طرف خلیفہ کی اطاعت کریں وہاں اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ جب ان کے حکام قرآن و سنت کی غلطی سے یا دیدہ دانستہ پیروی نہ کریں تو بلا خوف و خطر ان کو توجہ دلائیں۔ جس قوم یا جماعت کے افراد سہل نگاری سے یہ فرض ادا نہیں کرتے تو بالآخر نظام ان کو اپنا اسیر بنا لیتا ہے۔

__ظاہری خلفا:__ یاد رکھنا چاہئے کہ ظاہری خلفاء کا تقرر اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے تحت ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ مومنوں کے انتخاب پر اپنی رضا کی مہر ثبت کر دیتا ہے اور اپنی تائید سے نوازتا ہے۔ بشرطیکہ وہ نیک وکاری پر قائم رہیں۔ مگر جب لوگوں میں تقویٰ طہارت اور صحیح ایمانی حالت نہیں رہتی اور وہ فاسقانہ راہیں اختیار کر لیتے ہیں تو ان کا منتخب کردہ سربراہ چاہے اس کو وہ خلیفہ کا لقب بھی دیں تائید اور نصرت الٰہی سے محروم ہوتے ہیں کیونکہ اصل معیار نیک وکاری ہے ایسا شخص قومی خلیفہ تو کہلا سکتا ہے مگر ”حقانی خلیفہ“ نہیں ہوتا۔ مزید کھول کر بیان کر دوں کہ جب کوئی جماعت کسی مرسل کو جو ان کے لئے اور ان میں مبعوث ہو اس کو شناخت نہ کریں اور اس پر ایمان نہ لائیں اور نہ ہی ان کا قومی خلیفہ اس پر ایمان لائے اور اتباع نہ کرے تو ایسی قومی خلافت دکھاوے کے طور پر کسی قدر اتحاد کا ذریعہ تو ہو سکتی ہے مگر روحانی رہنمائی نہیں کر سکتی۔

__روحانی خلافت/خلیفۃ اللہ:__ دوسری قسم کی خلافت جو مولیٰ کریم اپنی صفت رحمانیت کے تحت گاہے گاہے بوقت ضرورت قائم کرتا رہتا ہے وہ انبیاء، رسل اور مجددین کی خلافت ہے جو کہ اللہ تعالیٰ بلا شرکت غیر قائم کرتا ہے۔ ایسے متبرک بندے پر روح القدس نازل کرتا ہے اللہ اس کا خود معلم ہوتا ہے تاکہ وہ تجدید دین کرے وہ بذریعہ الہام کھڑا کیا جاتا ہے اس کی شدید مخالفت ہوتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنی نصرت و قدرت سے اسے ان سب پر غلبہ اور فتح عطا فرما دیتا ہے اس کی اپنی زندگی میں یا متبعین کے ذریعہ۔ اسکے بالمقابل صفت رحیمیت کے تحت قائم ہونی والی خلافت صرف مومنوں کے اتفاق رائے پر ہی قائم رہ سکتی ہے۔

مضمون مذکور میں جو کچھ بشارات، شان اور مقام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اور حضرت سیدنا محمود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے متعلق بیان کیا گیا ہے اُسے جماعت مبائعین عمومی طور پر تسلیم کرتی ہے یعنی یہ کہ دونوں مبارک وُجود باالترتیب عظیم المرتبت صدیق حواری، حضور مسیح موعودؑ تھے اور خلافت علیٰ منہاج نبوت پر فائز حقانی خلیفہ تھے۔ تاہم اُن پیشگوئیوں میں سے بعض کی تعبیر اور اطلاق اللہ تعالیٰ نے اِس عاجز محمود ثانی پر موجودہ وقت میں با دلائل کھولا ہے جیسے کہ حضور مسیح موعودؑ نے فرمایا ”پیشگوئیوں کا صحیح مُفسر خود زمانہ ہے“۔ (ملفوظات جلد ۴، ص ۲۶۵)

انشاء اللہ اس بارے میں مناسب مقام پر اِسی تبصرہ میں ذکر کیا جائیگا۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم

بعثت نبوی ﷺ پر پندرہویں اور بعثت مسیح موعود علیہ السلام پر دُوسری صدی قمری تجدیدی کا آغاز

۱۹۶۵ء، ۱۳۸۵ ہجری میں سیدنا محمودؓ کے وصال کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاج نبوۃ کا وہ دور جو حضور مسیح موعودؑ کے مقدس صحابہ کی خلافت کا دور تھا، ختم ہو گیا اور اُس کیساتھ ہی آپ کی چودہویں صدی جسکے متعلق آپ نے رویا مبارکہ درج تذکرہ بتاریخ ۲۲ نومبر ۱۹۰۳ء میں خواہش فرمائی تھی کہ وہ ۹۵ سال ہو وہ بھی اختتام کو پہنچی۔ جیسا کہ آپ نے حقیقۃ الوحی ص ۲۰۸۔۲۰۷ میں تحریر فرمایا ہے کہ ۱۲۹۰ ہجری سے آپ شرف مکالمہ مخاطبہ پا چکے تھے اور آپ کا ظہور ہو چکا تھا۔ چنانچہ ۱۲۹۰+۹۵ = ۱۳۸۵۔ تاہم آپ کی روحانی زندگی بطور مجدد الف آخر تا قیامت جاری ہے۔ حضور مسیح موعودؑ روحانی خزائن جلد ۱۷، ص ۱۹۳ پر فرماتے ہیں کہ وہ اسلام کے تیرہویں خلیفہ ہیں۔

گزشتہ صفحات میں حضور مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات بحوالہ درج کر دیئے گئے ہیں جن میں مذکور ہے کہ خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں جو تجدید دین کرے۔ نیز آپ نے یہ بھی فرمایا کہ قیامت تک مجدد آتے رہیں گے۔ نیز آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہر صدی کے سر پر جو مجدد آتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان ہوتا ہے۔

چنانچہ پندرہویں اسلامی صدی کے سر پر ۱۳۸۶ھ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں اسلام کا چودہواں خلیفہ، مظہر الاوّل والآخر (یعنی عنداللہ نبی پاک ﷺ اور سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا) روحانی خلیفہ حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام کو بنا کر نازل فرمایا اور آپ کو ''ایوب'' کا خطاب عطا فرمایا جیسا کہ حضور مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

''جس مجدد کی کاروائیاں کسی ایک رسول کی منصبی کاروائیوں سے شدید مشابہت رکھتی ہیں وہ عنداللہ اُسی رسول کے نام سے پکارا جاتا ہے''۔

(روحانی خزائن جلد ۶۔ ص ۳۴۸)

اسلام میں حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام کیلئے خلیفہ اسلام ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ازل سے فیصلہ کر رکھا تھا اور اُنکے نام کے ساتھ بحساب حروف جمل خلیفہ کا انعام مقرر تھا۔ **مرزا رفیع احمد خلیفہ =۱۳۸۶** فالحمد للہ۔

اللہ تعالیٰ کی حکمتوں اور اُسکی قضاء وقدر پر حیرت ہوتی ہے کہ ایک طرف خلیفہ ثانی کے وصال سے کچھ قبل روحانی تجدیدی خلافت حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام کو عطا کر دی اور پھر آپ کے وصال کے بعد جماعت میں ظاہری خلافت حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کیلئے مقرر کر دی۔ اِس راقم نے خلافت ثالثہ ظاہری کے انتخاب اور پس منظر اور اِس بارے میں جو رویا، حالات وواقعات اور عواقب ہوئے انکا بیان ''سیرت ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام'' میں کر دیا تھا۔ اب مضمون زیرِ تبصرہ کے حوالے سے کسی قدر اعادہ کیا جائیگا۔ فَھُوَ ھٰذا۔

چودھویں خلیفہ اسلام واحمدیت اور جماعت احمدیہ میں خلافت ثالثہ کے قیام کا پس منظر۔ رویا وکشوف۔ حالات وواقعات اور عواقب۔

حضرت خلیفہ ثانی نے سورہ انبیاء میں جہاں حضرت ایوب علیہ السلام کا ذکر ہے اور جن کی ساری عمر مشکلات میں کٹ گئی تھی کی تفسیر میں یوں ایک پیشگوئی رقم کی ہے۔

" رسول کریم ﷺ کے زمانہ کے لحاظ سے شائد حضرت علی کو حضرت ایوب سے نسبت دی جا سکے اور مسیح موعود۔۔۔ کے زمانہ کے لحاظ سے تو بہر حال یہ ایک پیشگوئی ہے جو وقت پر آ کر ظاہر ہوگی۔"

حضرت ایوب جیسا کہ بائبل اور دوسری کتب نیز مزید جو کچھ تفسیر کبیر جلد پنجم صفحہ ۵۴۹ تا ۵۵۴ میں حضرت خلیفہ ثانی نے بیان کیا کے مطابق اللہ تعالیٰ کا ایک مقرب اور محبوب بندہ تھا جسے اللہ تعالیٰ نے ہر طرح سے فراوانی اور خوشحالی عطا فرمائی ہوئی تھی۔ بہت جائداد و کثیر اولاد والے تھے انکے بہت سے خدام اور نوکر چاکر تھے اور اپنے اہل و اعیال کیساتھ نہایت پرسکون زندگی گذار رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے انکی آزمائش کیلئے ان پر ایک ظالم اور جابر حکمران مسلط کر دیا اور قریباً سب نعمتیں آپ سے چھن گئیں اور مزید یہ کہ آپ کو شدید بیماری میں مبتلا کیا جتنے آپ جمالی دور میں ہر دل عزیز تھے اسی قدر اس جلالی دور میں لوگ آپ سے کنارہ کش ہو گئے اور جنہوں نے آپ سے تعلق قائم رکھا کبھی کبھی وہ بھی حسن ظنی قائم نہ رکھ سکے۔ لیکن آپ بدستور خالص توحید پر قائم رہے اور اللہ تعالیٰ سے شکر گذاری توکل اور وفاداری کا مضبوط تعلق رکھا بلکہ پہلے سے بھی بڑھایا اور شیطان کو مایوس کیا۔ آخری ایام میں آپکی بیوی نے بھی کمزوری دکھائی اور مصائب سے نجات کیلئے غیر اللہ سے مدد مانگنے کی تجویز دی جسے آپ نے فوراً رد کر دیا اور اس بیوی سے بھی آپ نے علیحدگی اختیار کر لی اور بالکل اکیلے ہو گئے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے اس ابتلاء کے بعد رجوع فرمایا اور آپ کو صحت و سلامتی عطا فرمائی، بیوی بھی واپس مل گئی جسے آپ نے معاف فرمادیا۔ مزید اولاد عطا ہوئی اور پھر سے مالی فراوانی، خوشحالی اور پہلے والی سب نعمتیں عطا فرمائیں اور مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے صبر کو آئندہ نسلوں کے لئے ضرب المثل بنادیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۶ء کے اوائل میں ایک رویا صادقہ کے ذریعہ منکشف فرمایا اور جیسا کے آپ نے مجھے اپنے مکتوب میں تحریر کیا یوں ہے۔

" میں نے ۶۶ء کی ابتداء میں ایک رویا دیکھا تھا کی کسی کتاب میں سے یہ پیشگوئی ملی ہے جو میرے متعلق ہے کہ وہ ایوب ہے اور علی کی اولاد میں سے ہے اور مسیح موعود کی مدد کیلئے آسمان سے نازل کیا گیا۔۔۔۔۔۔ سو الحمد اللہ چند دن ہوئے تفسیر کبیر میں سورہ انبیاء سے یہ حوالہ مل گیا۔"

(مکتوب نمبر ۵۹ سن ۱۹۶۸)

آپکی اس تحریر کی نقل بذریعہ فوٹو کاپی درج ذیل ہے

میں نے بچپن کی ابتدا کے دنوں میں ایک رویا دیکھا تھا کہ گویا کتاب میں یہ پیشگوئی ملی ہے جو میرے
متعلق ہے کہ وہ ایوب ہے اور مثیل داؤد سلیمان ہے اور مسیح موعود کے زمانہ میں نازل کیا گیا
"مگر الحمد للہ چند دن ہوئے تفسیر کبیر میں یہ دیکھا ہوا ہے یہ حوالہ مل گیا"

جب آپ نے اپنے اس روحانی منصب منجانب اللہ سے اس ناچیز کو اطلاع دی تو اسوقت ایوبی حالت آپ پر وارد ہو چکی تھی۔

ایوب اول کے بالمقابل جیسے کے ہم نے دیکھا مرزا رفیع احمد خاندان مسیح موعود میں ایک درویش الطبع اور دنیاوی لحاظ سے اور مالی حیثیت میں ایک معمولی فرد تھے لیکن منجانب اللہ آپکو اس پاک ذات سے غیر معمولی حقیقی عشق۔ محبت رسول اور بیان سیرت رسول اللہ اور بیان علوم قرآن کی نعمت اور خوبی نمایاں طور پر عطا ہوئی تھی اور یہی آپ کی دولت اور سرمایا تھا اور آپ فراخدلی سے اس نعمت سے عمومی طور پر مسیح موعود کی جماعت میں اور خصوصاً نوجوان نسل کو ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۵ء کے دوران جبکہ آپ صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ تھے خوب فیض پہنچایا۔ اور اسطرح سیدنا حضرت خلیفہ ثانی کی زندگی کے آخری سالوں میں جبکہ وہ شدید بیمار تھے اللہ تعالی نے آپ کے وجود سے ایک نعم البدل عطا کر دیا جو افراد جماعت کے حوصلے بلند کر سکے۔ آپ نے قریہ قریہ، گاؤں گاؤں اور شہروں میں جا کر اور احباب جماعت کو خطاب کر کے ان میں ایک نئی زندگی اور جوش اور ولولہ پیدا کر دیا اور بہت بڑی اکثریت کا تعلق باللہ اور عشق قرآن اور عشق رسول ترقی پزیر ہوا۔ آپ کے اندر جو خداداد اور پرخلوص کشش تھی اس سے آپ کی ہر دلعزیزی اور قدر ومنزلت میں بہت اضافہ ہوا۔ یہ آپکی زندگی کا وہ پہلو ہے جسے حضرت ایوب علیہ السلام کے اُس دور سے مماثلت ہے جو کہ خوشحالی کا دور تھا۔

آپ پر دوسرا دور یعنی آزمائش اور مصائب وشدائد کا اسوقت شروع ہوا جب سیدنا حضرت خلیفہ ثانی کے وصال کے بعد نومبر ۱۹۶۵ء میں مجلس انتخاب خلیفہ نے آپ کی بجائے مکرم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو کثرت رائے سے ظاہری خلیفہ ثالث منتخب کر لیا اسکے باوجود کے کم از کم ستر فیصد جمہور مومنین جماعت آپ کو چاہتے تھے۔ تاہم آپ نے فی الفور اس تقدیر الہی کو بخوشی اور بطیب خاطر قبول کیا حالانکہ اللہ تعالی نے آپکو روحانی خلافت کی خلعت اس انتخاب سے قبل ہی عطا فرمادی ہوئی تھی جیسا کہ شواہد سے درج ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

پیشتر اسکے ان شواہد کا ذکر کیا جائے یہ بیان کرنا مناسب خیال کرتا ہوں کہ خلافت ثالثہ کے قیام کے بعد مندرجہ ذیل کا امتحان شروع ہو گیا۔

اول۔ مکرم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کا۔ کہ جن کو ظاہری اور انتظامی خلافت عطا ہوئی تھی کس طرح اسے چلاتے ہیں۔ اور اپنے بھائی حضرت مرزا رفیع احمد کو اللہ تعالی کی جانب سے ودیعت شدہ روحانی دولت سے کس طرح خود مستفید ہوتے ہیں اور افراد جماعت کو متمتع ہونے کی توفیق اور اجازت دیتے ہیں

دوم۔ حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کا امتحان جب کہ وہ منجانب اللہ روحانی خلافت کی خلعت پا چکے تھے کس طرح صبر، استقامت اور تسلیم ورضا سے اپنی آزمائش میں پورے اترتے ہیں اور ان حالات میں اپنا فریضہ منصبی کسطرح ادا کرتے ہیں تاکہ اس دور آخر میں آپکے صبر، استقامت اور اولوالعزمی نیز قدرت خداوندی کا اظہار ہو۔

سوئم۔ عامۃ المومنین کا۔ کہ جو کثرت کے ساتھ آپ کے روحانی حسن کے گرویدہ تھے وہ اب کسطرح وفاداری اور حسن ظنی کے ساتھ اس تعلق کو قائم رکھتے اور آئیندہ اس مقرب الہی سے فیض پاتے ہیں۔

اس سلسلہ میں مزید کچھ بیان کرنے سے پہلے ان شواہد کو پیش کرتا ہوں جو کہ حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کے منجانب اللہ روحانی خلیفہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

خلافت ثالثہ کے قیام کے فوراً بعد دسمبر ۱۹۶۵ء میں بشارات ربانیہ کے عنوان کے تحت ایک کتابچہ نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے شائع کیا گیا تھا جو کہ اپنی پہلی اشاعت میں پانچ ہزار کی تعداد میں جماعت میں تقسیم کیا گیا اب بھی بہت سے گھرانوں میں موجود ہوگا۔ اسمیں تقریباً ۳۰۰ رویا جو احباب نے دیکھی تھیں جو نظارت کو موصول ہوئیں میں سے ۸۵ کا انتخاب کر کے افادہ عام کے لئے تشہیر کیا گیا

تھا تا کہ الٰہی تقدیر سے احباب جماعت اس امتحان کی تیاری کریں جو ہر فرستادہ اپنے ساتھ لیکر آتا ہے۔ یہاں پر معاملہ فہمی کے لئے اس کتابچہ میں درج رؤیا میں سے صرف چار کا اندراج بذریعہ فوٹو کاپی پیش خدمت ہے

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی خلافت کے متعلق

بشارات ربانیہ

مؤلفہ

جلال الدین شمس سابق امام مسجد لندن
ناظر اصلاح وارشاد

16/12

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

(۲۷)

فضل الرحمٰن صاحب نعیم بی۔ اے
اتالیق منزل۔ دار الصدر غربی۔ ربوہ

میں خدا کی قسم کھا کر بیان کرتا ہوں کہ
میں نے آج سے قریباً چار سال قبل خواب میں دیکھا کہ ایک ہال ہے جس کے اندر جانے کی اجازت نہیں۔ اس میں کچھ لوگ بیٹھے ہیں۔ میں باہر کھڑا ہوں۔ اور بہت پریشان ہوں۔ میں خواب میں ہال کا اندرونی نظارہ بھی دیکھ رہا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر آگے لا رہے ہیں۔ اور انہوں نے اپنا ووٹ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو دیا ہے۔ میں خواب میں کہتا ہوں کہ میرا خیال تھا کہ لوگ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو ووٹ دیں گے لیکن انہوں نے اپنا ووٹ بھی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو دے دیا ہے۔ یہ انہوں نے کیا کیا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کچھ سخت ہیں۔ لیکن معاً میں نے دیکھا کہ میں نے اپنا ہاتھ حضرت میاں ناصر احمد صاحب کے ہاتھ میں دے دیا۔"

اس خواب کا ذکر میں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ سے کیا تو آپ نے فرمایا کہ بعض خواب اپنے وقت پر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ان کا ذکر مناسب نہیں ہوتا۔

محمد اسحاق صاحب ولد میاں نبی بخش مرحوم
ٹائم پیس پیریڈ۔ سیالکوٹ روڈ گجرات

(۶۷)

گجرات ۸ نومبر ۱۹۶۵ء) خواب میں دیکھا کہ مسجد نور قادیان میں اس کونے کے پاس جہاں بڑ کا درخت تھا ہماری جماعت کے افراد بیٹھے ہیں۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ "حضرت صاحبؓ کے بعد کون کام کرے گا؟" ان میں سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور مجمع کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ:۔
"ناصر کام کرے گا۔"
میں حلفیہ کہتا ہوں کہ میں نے یہ خواب دیکھا تھا۔

مائی اروڑی صاحبہ عرف غلام فاطمہ
چنڑیاں والی۔ ربوہ

(۶۹)

مجھے حضورؓ کی وفات سے ایک دن قبل یہ خواب آئی کہ ایک بہت بڑا دریا ہے جس میں حضور اقدسؓ کے لئے ایک نہایت خوبصورت کشتی آئی ہے اس کشتی میں ایک سبز رنگ کی پگڑی زری والی رکھی ہوئی ہے۔ حضورؓ کشتی پر سوار ہونے لگے ہیں تو ساری جماعت رو رہی ہے اور حضورؓ کو کشتی پر سوار نہیں ہونے دیتی۔ جس پر حضورؓ نے بڑے جلال سے فرمایا۔ "میں جا رہا ہوں۔ مجھے جانے دو۔ میں تو وہاں جا رہا ہوں اور اپنی جنت میں جا رہا ہوں۔ اس کے بعد حضورؓ کشتی میں سوار ہو جاتے ہیں۔ اور پگڑی جو کشتی میں تھی۔ حضورؓ نے اٹھائی اور حضرت میاں رفیع احمد صاحب کو دی کہ تو یہ پگڑی میاں ناصر احمد کو جو آپ کے پیچھے کھڑے ہیں دے دینا۔ میاں رفیع احمد صاحب نے وہ پگڑی لے لی اور میاں ناصر احمد صاحب کو دے دی جسے انہوں نے اپنے سر پر رکھ لیا۔

والدہ حبیب الرحمان صاحب
کارکن دفتر آبادی۔ ربوہ

(۷۱)

مورخہ ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو بعد نماز عشاء رات دیر تک دعا کرتی رہی۔ آنکھ لگی تو خواب میں دیکھا کہ:۔
حضرت مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اپنا خلیفہ چن لیا ہے آپ لوگ اپنا نیا خلیفہ منتخب کر لیں۔ اس کے بعد والدہ نے پوچھا کہ "کون سا نیا خلیفہ؟" اس پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے فرمایا کہ "میاں ناصر احمد جو ہیں۔"
مرسلہ (حبیب الرحمان صاحب)

اس کتابچہ میں درج رؤیا کا سرسری مطالعہ کریں تو مندرجہ ذیل امور واضح ہوتے ہیں

(۱) یہ کہ انتخاب کے لئے صرف دو نام پیش ہونگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا یعنی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کے نام پیش ہوئے۔

(۲) یہ کہ مکرم مرزا ناصر احمد کو کثرت رائے سے ظاہری خلیفہ ثالث منتخب کر لیا جائے گا اور تقدیر الٰہی سے ایسا ہی ہوا جو کہ تسلیم ہے۔

(۳) یہ کہ دونوں ناموں میں سے حضرت مرزا ناصر احمد کا نام تقریباً ہر رؤیا میں ہے مگر دوسرے نام کو کبھی حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کے وجود میں اور کبھی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔ حالانکہ کہ وہ انتخاب خلافت ثالثہ سے قریباً دو سال قبل وصال پا چکے تھے۔ لہذا اس طور پر یہ تاویل ہوئی کہ حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کا دوسرا نام آسمان پر یعنی روحانی نام بشیر احمد بھی ہے یعنی حضور مسیح موعود کا وہ روحانی فرزند جسکے متعلق آپ نے اپنے کلام میں بارہا بشارت دی ہے جیسا کہ درج ذیل اشعار میں بھی ذکر ہے۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا۔ جو ہوگا اک دن محبوب میرا۔ کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا۔ دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

(۴) یہ کہ رویا نمبر ۳۷ مندرجہ بالا میں بیان ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر آگے لا رہے ہیں اور انھوں نے اپنا ووٹ بھی انکو دیا تھا۔ اس رویا کا عملی ظہور اس طرح ہوا کہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اپنا ووٹ حضرت مرزا ناصر صاحب کو دیا تھا اور انکے انتخاب کے اعلان کے بعد آپ انکے پاس گئے اور انکو دائیں ہاتھ سے پکڑ کر جیسا کہ اس رویا نمبر ۳۷ مندرجہ بالا میں ہے آگے لائے تا کہ وہ بیعت لیں اور سب کے سامنے آپ نے بھی انکی بیعت کی۔

(۵)۔ رویا نمبر ۱۷ میں درج ہے کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم نے اپنا خلیفہ چن لیا ہے آپ لوگ اپنا نیا خلیفہ منتخب کر لیں اسکی تاویل یقینی طور پر یہ تھی کہ حضرت مرزا رفیع احمد صاحب جن کو حضرت مرزا بشیر احمد کے روپ میں متمثل کیا گیا تھا کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی یعنی اس انتخاب خلافت ثالثہ سے قبل ہی اپنی حکمت کاملہ سے اپنا روحانی خلیفہ چن لیا ہوا تھا جو کہ مرسل کے پرایہ میں نازل ہوتا ہے اور آپ مولا کریم سے یہ خلعت پا چکے تھے اب صرف ظاہری خلیفہ سوئم کے لئے انتخاب ہونا تھا جو کہ تقدیر الٰہی سے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کیلئے مقدر تھا۔

(۶) رویا نمبر ۶۹ میں حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کی بلند شان اور روحانی مقام کو عیاں کیا گیا ہے کیونکہ یہ دکھایا گیا ہے کہ حضرت خلیفہ ثانی نے پگڑی حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کو دی تا کہ وہ اسے مرزا ناصر احمد صاحب کو دیدیں جو انکے پیچھے کھڑے تھے چنانچہ میاں رفیع احمد صاحب نے وہ پگڑی لے لی اور میاں ناصر احمد کو دے دی جسے انھوں نے سر پر رکھ لیا۔ اس رویا میں اس بات کو ظاہر کیا گیا ہے کہ آپکے واسطے سے خلافت ظاہری کی پگڑی مکرم مرزا ناصر احمد صاحب کو ملی اور یہ کہ آپ ایک ایسی اعلیٰ شخصیت ہیں جنکے ہاتھ سے یہ انعام دلوایا گیا۔

(۷) رویا نمبر ۷۰ میں بھی حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کی بلند اور اعلیٰ شان بیان کی گئی ہے جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا کہ "ناصر کام کریگا" دراصل عالم بالا میں اللہ تعالیٰ کے حضور "بشیر احمدؓ" یعنی حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کا ایثار اور اظہار تسلیم و رضا کی ایک بے نظیر مثال ہے اور رویا ۶۷ اور ۶۹ ایک ہی مضمون کی حامل ہیں۔

حضرت ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد صاحب نے اس عاجز راقم کو بھی اپنی ایک رویا تقریباً اسی مضمون کی جو رویا نمبر ۶۹ درج بالا میں ہے، انتخاب خلافت ثالثہ کے معاً بعد سنائی تھی اور مجھے بین طور پر بتایا کہ روحانی خلافت اللہ تعالیٰ نے انکو عطا فرمائی ہوئی ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپکے اس ایثار اور قربانی کو قبول کیا اور آپکو خصوصی طور پر پندرھویں صدی ہجری کے لئے ۱۹۶۶ء کی ابتدا میں ایوب کا خطاب عطا فرما کر مسیح موعود کی مدد کے لئے آسمان سے نازل فرمایا اور اسطرح جماعت مسیح موعود میں روحانی خلافت اور ظاہری خلافت دو الگ الگ افراد کو ملی اور آپ پر وہ دور ابتلا شروع ہو گیا جو کہ مثل حضرت ایوب علیہ السلام ہے۔

چنانچہ قریباً مارچ ۱۹۶۶ء میں آپ نے اپنے اس خادم پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے یوں فرمایا کہ حالات کچھ زیادہ ہی خراب ہو رہے ہیں دعا کریں اگر میرے رب نے مجھ پر عنایت کی نظر نہ کی تو میرے دشمن میرا نام و نشان مٹا دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ یہ بات میں آپ کے سوا کسی سے نہیں کہتا مجھے آپ پر اعتماد ہے اس تحریر کی فوٹو کاپی حسب ذیل ہے

دعا کریں اگر میرے رب نے مجھ پر عنایت کی نظر نہ کی تو میرے دشمن میرا نام و نشان مٹا دینے پر تلے ہوئے ہیں یہ بات میں آپ کے سوا کسی سے نہیں کہتا مجھے آپ پر اعتماد ہے

جیسا کہ مندرجہ بالا سطور میں بیان کیا گیا ہے کہ جیسے ہی اللہ تعالیٰ نے آپ پر انکشاف فرمایا کہ آپ مثیلِ ایوب ہیں تو پھر معاً بعد آپ پر اس منصب کے مناسب حالات اور واقعات رونما ہونے شروع ہو گئے یعنی اس قمر احمدیت کو خسوف (گرہن) لگنے کا آغاز ہو گیا اور پیشتر اس کے آپ پر مزید اندھیرا چھا جاتا اکتوبر ۱۹۶۶ء میں اپنے عہدہ یعنی صدارت خدام الاحمدیہ کے اختتام سے قبل ربوہ میں سالانہ اجتماع کے موقع پر جسمیں کم و بیش ۵۰۰۰ افراد موجود تھے مندرجہ ذیل دو رویا سنائے جو کہ حکمت الٰہی سے پیشگوئی کی صورت بن گئے۔

پہلی رویا / پیشگوئی اس رویا کے بیان کے وقت حضرت خلیفہ ثالث بھی موجود تھے اور اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے۔ پہلے آپ نے رویا کا پس منظر یوں بیان فرمایا

پچھلے دنوں جب خدام الاحمدیہ میں چرچہ ہونے لگا آئیندہ صدارت کے متعلق تو شدہ شدہ میرے تک بھی یہ بات پہنچی اس وقت میں نے دعا کی اس رنگ میں کے اللہ تعالی انکشاف فرمائے تو

میں نے اپنے والد ماجد حضرت مصلح موعود۔۔۔کو خواب میں دیکھا حضور نے فرمایا کہ آؤ ہم مل کر قرآن کریم کی خدمت کریں میں سمجھ گیا کی رویا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی مجھ سے دوسرے رنگ میں خدمت لینا چاہتا ہے۔ یہ اسکا احسان ہے کہ اس نے اس رنگ میں مجھے تشفی دی کی وہ میرے لئے خدمت کا کوئی اور موقعہ پیدا کرے گا یعنی اس رنگ میں مجھے موقعہ دے گا کیونکہ قرآن کریم کی خدمت کا موقعہ مجھے مل جائے۔ (خالد نومبر ۱۹۶۶ص ۲۶)

چنانچہ آپ نے پندرھویں صدی ہجری کی ضروریات کے لئے انتیسویں-تیسویں پاروں کی کچھ سورتوں کی اعجازی تفسیر تحریر فرمائی ہے جو کہ مرسلین مقربین کی شان کے عین مطابق ہے۔ احباب دعا کریں کی اللہ تعالی سب رکاوٹوں کو دور فرمائے اور اسکی اشاعت کے سامان ہوں اور اس روحانی مائدہ سے جماعت مسیح موعود مستفید ہو۔ آمین

<u>دوسری رویا / پیشگوئی</u> جو آپ نے اسی اجتماع کے موقع پر بیان فرمائی تھی یہ ہے

کچھ عرصہ ہوا میں نے رویا میں دیکھا کہ میں فوت ہو گیا ہوں اور مجھے دفن کرنے لگے ہیں تو یک دم میرے دل میں الحمدللّٰہ کی گونج پیدا ہوئی اور یونہی الحمدللّٰہ کے الفاظ پیدا ہوئے میں دوبارہ زندہ ہو گیا۔ (خالد نومبر ۱۹۶۶ص ۲۵)

اس رویا میں آپ پر مثل ایوب علیہ السلام حالات و واقعات ہونے کی پیشگوئی اور اس بات کی طرف اشارہ تھا کے آپ مقرب الٰہی ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود کے الھام میں بیان ہوا ہے کہ۔

جو لوگ خدا تعالی کے مقرب ہیں وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں (تذکرہ صفہ ۱۷)

نیز سیدنا حضرت مسیح موعود نے مزید تعبیر ا فرمایا کہ

"رویا میں کسی مردہ کا زندہ ہونا کسی مردہ امر کا زندہ ہونا ہے" (تذکرہ صفہ ۳۹۳)

چنانچہ حضور مسیح موعود کی بیان فرمودہ اس تعبیر کے عین مطابق اسکا ظہور ہو چکا ہے الحمدللّٰہ۔ اور مشیت ایزدی سے جو حضرت ایوب احمدیت پر آپ کے وصال تک جو خسوف یعنی اندھیرا چھایا رہا وہ اب بفضل تعالی ختم ہو رہا ہے اور وہ امر جو آپ کی زندگی میں مردہ سمجھا گیا اب زندہ ہو چکا ہے الحمدللّٰہ چنانچہ ۱۵ جنوری ۲۰۰۴ کو جب آپکا وصال ہوا تو اللہ تعالی نے مورخہ ۲۳ فروری ۲۰۰۴ خاکسار راقم کو جسے آپ سے خادمانہ روحانی نسبت ہے کو توفیق عطا فرمائی اور میں نے عمائد سلسلہ کو بذریعہ خطوط آپ کے مقام اور بلند شان سے بحجت آگاہ کیا نیز یہ کہ آپکا مشن بفضل تعالی جاری و ساری ہے اور یہ کہ اللہ تعالی اسکی تکمیل کے سامان اپنے فضل سے قدیم سنت کے مطابق کرے گا۔ چنانچہ اس دوران بفضل اللہ سعید روحوں پر انکشاف ہو رہا ہے اور عنقریب وہ وقت بھی آجائیگا جبکہ اللہ تعالی اس مرسل اور ناصر مسیح موعود پر ایمان لانے اور مستفید ہونے کی توفیق جماعت مسیح موعود کو عطا فرما دے گا یہ عریضہ بھی اسی سلسلہ کہ کڑی ہے اور جو یہ عاجز چند خطوط احباب جماعت کو آگاھی کے لئے ارسال کر رہا ہے یہ ادائے امانت کی محض للہ ایک کوشش اور اس قادر و توانا کے اذن اور ایما سے ہے اور اس بات کا اظہار کہ مردہ امر کے زندہ ہونے سے متعلق جو پیش گوئی حضرت ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد نے ۳۹ سال قبل بحساب ہجری کی تھی اللہ تعالی کی تائید اور نصرت کی جو زبردست نوید آپکو عطا ہوئی تھی اور آپ نے ایک بڑے مجمع کے سامنے بیان کی تھی اس قادر و توانا حیّ و قیوم نے اپنے فضل سے پوری کرنی شروع کر دی ہے فالحمدللّٰہ

صدارت خدام الاحمدیہ سے فراغت کے بعد آپ کے خلاف حاسدانہ اور معاندانہ کاروائیوں میں مزید اضافہ ہوتا گیا اور آپ نے جناب باری سے اگست <u>۱۹۶۷</u> میں استفسار کیا تو رات کو حضرت مسیح موعود کے یہ اشعار الہاماً نازل ہوئے جیسا کہ آپ نے اپنے ایک مکتوب ۶۲ <u>۱۹۶۸</u> میں اس خادم کو تحریر فرمایا

"خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس راہ کو اڑاتی ہے وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے
کبھی وہ خاک ہوکر دشمنوں کے سر پر پڑتی ہے کبھی ہوکر ہو پانی ان پہ اک طوفان لاتی ہے
غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے"

اور اصل زور اس شعر پر تھا "غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے، بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے" آپ نے اس سے یہ مفہوم لیا

"کہ کوئی بڑا طوفان ہے جو خدا کے ارادہ کو روکنے کیلئے بپا ہوگا۔" مکتوب نمبر ۶۲ /۱۹۶۸

چنانچہ آپکی تفہیم کے عین مطابق، حسد، معاندت، عیب چینی اور بہتان تراشی کا دور شروع ہوگیا اور یہ طوفان آپکی باقی ماندہ زندگی پر محیط رہا اور آپ کو ہر قسم کی مشاورت اور جماعت کی کاروائی سے بالکل محروم کر دیا گیا تمام عرصہ زبان بندی رہی اور آپ سے عقیدت رکھنے والوں کو براہ راست اور دیگر اقدام سے ایسا ڈرایا گیا کہ وہ تاب نہ لاکر آپ سے بادل نخواستہ علیحدہ ہوگئے ماسوائے چند ایک افراد کے جیسا کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے ساتھ ہوا تھا بفضل خدا ان چند افراد میں سے یہ راقم بھی ہے جو آپ سے اس وقت مخاطب ہے۔

آپ پر نازل ہونے والے کلام اور الہامات میں سے جو کہ آپ نے ۱۹۶۲ سے ۱۹۶۵ کے دوران کسی قدر مختلف مقامات پر خطاب کرتے ہوئے حضرت خلیفہ ثانی کے عہد میں بیان کئے تھے ان کو توڑ مروڑ کر اعتراضات اور نقطہ چینیاں اور انکوائری ۱۹۶۹ میں شروع ہوگئی چنانچہ آپ نے مجھے تحریر فرمایا کہ انکے متعلق جماعت میں یہ باتیں پھیلائی جارہی ہیں۔

"جن میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ میرا مقام مسیح موعود کے بعد سب سے بڑھ کر ہے اور میں خلیفۃ المسیح سے افضل ہوں"

"ربوہ کے ایک شخص نے بتایا کہ امراء کی میٹنگ میں بھی الزام لگایا گیا اور کہا کہ یہ ایسے الہام پیش کرتا ہے اور چونکہ ایسا ہو نہیں سکتا اسلئے یہ الہام شیطانی ہیں۔ نعوذ باللہ گویا کہ مفتری علی اللہ بھی قرار دے دیا اور خوف نہ کیا۔" مکتوب ۸۳ جون ۱۹۶۹۔

خاکسار نے آپ پر وارد ہونیوالے حالات اور واقعات کا اختصار کے ساتھ نمونۃً ذکر کیا ہے حالانکہ میرے پاس بیان کرنے کو بہت کچھ ہے مگر یہاں صبر، عفو اور درگزر مقصود ہے تا مولیٰ کریم جلد اصلاح احوال کردے۔ آمین

جون ۱۹۸۲ میں جو واقعہ خلیفہ رابع کے انتخاب کے سلسلہ میں ہوا اس کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع احمد صاحب اپنے خطاب میں یہ بیان کرنا چاہتے تھے کہ بنیادی طور پر قرآنی تعلیم اور آیت استخلاف کے مطابق یہ حق جمہور مومنین کو ہے اور اس طریق پر منتخب شدہ کسی خلیفہ کو صرف یہ حق ہے کہ اپنے بعد کسی کو نامزد بھی کر سکتا ہے یا اسکے انتخاب کے لئے کوئی قاعدہ بنا سکتا ہے مگر مستقل طور پر جمہور مومنین کو اس حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے جو طریق انتخاب سیدنا حضرت خلیفہ ثانی نے ۱۹۵۶ میں اپنے بعد خلیفہ ثالث کے انتخاب کے لئے مقرر کیا تھا وہ محض خلیفہ سوئم کے انتخاب تک ہی محدود تھا اور خود خلیفہ ثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے انتخاب کے بعد پہلی مجلس مشاورت میں اس عندیہ کا اظہار کیا تھا کہ وہ اس طریقہ انتخاب میں آئندہ کے لئے تبدیلی کرینگے لیکن انہوں نے اپنے عہد کے آخری ایام تک نئے قواعد انتخاب سے جو کہ انکی اپنی ہی تجویز تھی publicity اعلان نہ کیا تھا۔

اس موقع پر آپ یہ بھی بتانا چاہتے تھے کہ مجلس انتخاب کی ہیئت ۱۹۵۶ میں تشکیل کردہ قواعد سے کچھ نسبت نہیں رکھتی کیونکہ اس وقت یعنی ۱۹۵۶ میں ۱۹ سال قبل حضرت مسیح موعود کے خاندان کے افراد اور رفقاء مسیح موعود اور انکے بڑے صاحبزادوں کی کثیر تعداد جو کہ اس مجلس انتخاب کے ممبر تجویز ہوئے تھے فوت ہو چکے تھے اس پس منظر میں آپ یہ بیان کرنا چاہتے تھے کہ جمہور مومنین کو انتخاب میں رائے کا حق دیا جائے۔

چنانچہ جب آپ نے بیت مبارک ربوہ میں اس غرض کے لئے خطاب کرنا چاہا تو مولانا عبدالمالک صاحب جو کہ اس وقت انجمن کے ناظر تھے نے حضرت مرزا رفیع احمد صاحب کو یقین دہانی کروائی کہ وہ فی الحال عام افراد جماعت کو خطاب نہ کریں بلکہ مجلس انتخاب میں انکو موقع دیا جائے گا کہ وہ اپنا مسلک بیان کریں چنانچہ آپ نے اس تجویز کو قبول کرلیا مگر جب اگلے روز مجلس انتخاب میں آپ نے اس بارے میں کچھ کہنا چاہا تو مکرم مرزا مبارک احمد صاحب جو صدر اجلاس تھے نے اسکی اجازت نہ دی باوجود آپ کے اس اظہار کے کہ آپ اپنے لئے خلافت نہیں چاہ رہے لہذا اپنا مسلک بیان کرنے کی اجازت دی جاوے مگر صدر اجلاس نے اسکی اجازت نہ دی اور جو وعدہ مولانا عبدالمالک صاحب نے کیا تھا اسکا پاس نہ کیا۔ اندریں حالات آپ وہاں سے اٹھ کر واپس گھر آگئے اور پھر تھوڑی دیر کے بعد آپ اس مقام پر تشریف لے گئے جہاں بیت مبارک ربوہ کے باہر قریب لان پر جمہور مومنین جماعت جمع تھے اور انہیں صورت حال سے آگاہ کرنا چاہا مگر نظام کے خصوصی کارندوں نے جو پہلے سے تیار تھے بہت شوروغوغا کیا اور آپکی آواز اور پیغام کو دبانے کی کوشش کی اور مزید بیہودگی یہ کہ خود کو ایک ریلہ کی صورت بنا کر آپ کو Push کرتے رہے یہاں تک کے آپ پاس ہی کھڑی ایک خالی بس تک دھکیلے گئے چنانچہ آپ نے بحالت مجبوری اسکے پائیدان پر کھڑے ہو کر خطاب جاری رکھا۔ بعد میں آپ گھر تشریف لے گئے اس دوران خلیفہ رابع کے انتخاب کی کاروائی مکمل ہوگئی۔

مسفدہ درج بالا جو ہوا اسکی ذمہ واری ایوب احمدیت مرزا رفیع احمد کی بجائے تمام کی تمام مندرجہ ذیل پر آتی ہے

"اول نظام پر" کیونکہ جیسا کہ حضرت خلیفہ ثالث اظہار کر چکے تھے کہ وہ ۱۹۵۶ کے قواعد کو تبدیل کرینگے اور جماعت کے سامنے پیش کرینگے نظام نے ایسا نہ کر کے جماعت کو برملا اور اعلانیہ مطلع نہ کیا۔

دوئم انجمن کے ممبران پر کہ باوجود اس کے کہ ان کے ایک نمائندہ نے حضرت مرزا رفیع احمد صاحب سے وعدہ کیا تھا کہ وہ عام جماعت مومنین کو مخاطب نہ کریں بلکہ مجلس انتخاب میں اس معاملہ پر بات کریں مگر جب اسکا وقت آیا تو اس کا پاس نہ کیا گیا۔

عام مومنین جماعت کو جب آپ نے خطاب کرنا چاہا تو یہ الٰہی تقدیر سے تھا اور اس غرض سے تھا کہ آپ معروف کے مطابق تعلیم سے نظام کو اور جماعت کو مطلع کردیں کہ صحیح انتخاب کی صورت کیا ہونی چاہیے۔ آپ بلضرور اپنے لئے خلافت ظاہری نہ چاہتے تھے کیونکہ پہلے ہی مولا کریم نے آپ کو روحانی خلافت کی خلعت مثل حضرت ایوب علیہ السلام پہنا دی ہوئی تھی۔

آپ پر جو تہمت لگائی گئی کہ آپ نے خلافت ظاہری حاصل کرنے کی ناجائز کوشش کی تھی اور نعوذ باللہ عالم جوش میں کسی بس پر بھی چڑھ گئے تھے محض ایک بہتان ہے اسی طرح کا جسطرح زلیخا نے حضرت یوسف پر لگایا تھا حالانکہ معاملہ برعکس تھا۔

اس واقعہ کے بعد آپ پر حالات ایوبی کے ساتھ ساتھ حالت یوسفی بھی وارد ہوگئی اور اسطرح آپ مکمل طور پر زندانی ہوگئے اور ایک مکمل تنہائی کی صورت ہوگئی۔

بعد میں اس ضمن میں اس راقم کے استفسار پر کہ جب حضرت خلیفہ ثالث نے Publicly ازخود یہ عندیہ دیا تھا کہ وہ آئندہ کیلئے قواعد میں تبدیلی کر کے مجلس مشاورت میں پیش کرینگے تو پھر انہوں نے ایسا کیوں نہ کیا؟ تو مرزا رفیع احمد صاحب نے بتایا کہ انہیں انتخاب خلیفہ رابع کے بعد بتایا گیا کہ حضرت خلیفہ ثالث انجمن کو تحریر دے گئے تھے کہ ۱۹۵۶ کے قواعد ہی آئندہ انتخاب خلیفہ کے لئے ہونگے۔

یہ طریق انتخاب نظام کو ایسا پسند آیا ہے کہ وہ اس کو مستقل جاری رکھنا چاہتے ہیں حالانکہ اسکی موجودہ شکل میں جمہور مومنین سے مشاورت کا کچھ بھی حصہ نہیں۔

یہاں پر اختصار کیساتھ یہ بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت مرزا رفیع احمد صاحب نے خلیفہ رابع کی بیعت اپنی پھوپھی حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے تحریری ارشاد پر کی تھی جو کہ اس وقت حضرت مسیح موعود کی مبشر اولاد میں سے آخری نشانی تھیں چنانچہ آپ نے جماعتی اتحاد کی خاطر اس معاملہ پر مزید کوئی کاروائی نہ کی اس پہلو سے احباب جماعت کو نظام نے مطلع کرنا ضروری نہ سمجھا اور اسطرح کثیر لوگ آپ کے خلاف معاندت اور بدظنی میں اور بھی بڑھ گئے بلکہ اس طوفان میں ڈوب ہی گئے اور اسی حالت میں انکا اس جہان سے خاتمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

خلافت ثالثہ، خلافت رابعہ اور خلافت خامسہ کے قیام سے متعلق احمدی و دیگر حضرات کے رویا و کشوف پر تبصرہ

خلافت ثالثہ کے متعلق رویا پر اظہار خیال سے پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رہنما فرمودات رقم ذیل ہیں۔ آپ نے فرمایا:۔

’’ہر ایک فرقہ کے لوگوں کو خوابیں اور الہام ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنی خوابوں اور الہاموں کے ذریعہ سے جھوٹا بھی قرار دیتے ہیں اور بعض خوابیں ہر ایک فرقہ کی سچّی بھی ہو جاتی ہیں‘‘۔ (روحانی خزائن جلد۲۲۔ ص۶)

’’وہ الہام جس کے شامل حال نصرت الہٰی اور اکرام اور اعزاز کی اُسمیں صریح علامتیں پائی جاتی ہیں اور قبولیت کے آثار اُس میں نمودار ہوں وہ بغیر مقبولان الہٰی کے کسی کو نہیں ہوسکتا‘‘۔ (روحانی خزائن جلد۲۲، ص۳)

’’واضح ہو کہ شیطانی الہامات ہونا حق ہے اور بعض ناتمام لوگوں کو ہوا کرتے ہیں اور حدیث النفس بھی ہوتی ہے جس کو اضغاث احلام کہتے ہیں اور جو شخص اس سے انکار کرے وہ قرآن شریف کی مخالفت کرتا ہے۔ کیونکہ قرآن شریف کے بیان سے شیطانی الہام ثابت ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تک کہ انسان کا تزکیہ نفس پورے اور کامل طور پر نہ ثابت ہو تب تک اسکو شیطانی الہام ہوسکتا ہے وہ آئت عَلٰی کُلِّ اَفَّاکٍ اَثِیْمٍ کے نیچے آ سکتا ہے مگر پاکوں کو شیطانی وسوسہ پر بلا توقف مطلع کیا جاتا ہے‘‘۔ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد۳، ص۵۶۲)

’’ممکن ہے کہ ایک خواب سچّی بھی ہو اور پھر بھی وہ شیطان کی طرف سے ہو اور ممکن ہے کہ ایک الہام سچا ہو اور پھر بھی شیطان کی طرف سے ہو۔ کیونکہ اگرچہ شیطان بڑا جھوٹا ہے لیکن کبھی سچی بات بتلا کر دھوکا دیتا ہے تا ایمان چھین لے۔‘‘ (روحانی خزائن۔ جلد۲۲۔ ص۳)

’’جو شخص بھی ایسا کلمہ منہ سے نکالتا ہے جس کی حقیقی بنیاد شریعت پر نہ ہو خواہ وہ ملہم ہو یا مجتہد اُس کے ساتھ شیاطین کھیل رہے ہوتے ہیں‘‘۔
(روحانی خزائن جلد۵ ص۲۱)

’’آسمان اور زمین میں ایسے تعلقات ہیں جیسے نر و مادہ میں ہوتے ہیں‘‘۔ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد۴، ص۵۴۰)

’’بسا اوقات انسان دوسرے کو دیکھتا ہے اور اُس سے مراد اپنا نفس ہی ہوتا ہے۔ معبرین نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص مثلاً کسی نبی کو خواب میں نابینا یا مجذوم یا کسی

حیوان کی شکل میں دیکھے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی ہے کہ دیکھنے والا خود ان آفتوں میں مبتلا ہے۔ مثلاً اگر اُس نے کسی مقدس آدمی کو یک چشم دیکھا ہے تو اُس کی تعبیر یہ ہوگی کہ دین میں آپ ہی ناقص ہے اور اگر مجذوم دیکھا ہے تو اُس کی تعبیر یہ ہوگی کہ وہ آپ ہی فساد میں پڑا ہوا ہے اور اگر اُس نے نبی کی مسخی صورت دیکھی ہے تو اُس کی تعبیر یہ ہوگی کہ وہ آپ ہی اپنے دین میں مسخی صورت رکھتا ہے۔ کیونکہ مقدس لوگ آئینہ کی طرح ہوتے ہیں۔ انسان جو کچھ اُن کی شکل اور وضع میں اپنی رویا میں فرق دیکھتا ہے تو درحقیقت وہ عیب اُسکے اپنے وجود میں ہی ہوتا ہے اور جس بدعملی میں اُس کو مشاہدہ کرتا ہے درحقیقت اُسکا آپ ہی مرتکب ہوتا ہے۔ تعبیر رویئت ابرار میں یہ اصول محکم ہے اِس کو یاد رکھنا چاہیئے''۔ (روحانی خزائن جلد۳، ص۵۷۸)

''حدیث صحیح سے ظاہر ہے کہ تمثّل شیطان سے وہی خواب رسول بنی کی مبرّا ہوسکتی ہے جس میں آنحضرت ﷺ کو ان کے حلیہ پر دیکھا گیا ہے ورنہ شیطان کا تمثّل انبیاء کے پیرایہ میں نہ صرف جائز بلکہ واقعات میں سے ہے اور شیطان لعین تو خدائے تعالیٰ کا تمثّل اور اُس کے عرش کی تجلّی دکھلا دیتا ہے تو پھر انبیاء کا تمثّل اُس پر کیا مشکل ہے۔'' (روحانی خزائن جلد۴۔ ص۳۴۹۔۳۴۸)

سورۃ الجن آئت فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۔ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ ''یہ آئت علم غیب صحیح اور صاف کا رسولوں پر حصر کرتی ہے''۔
(تفسیر مسیح موعودؑ جلد۴۔ ص۴۷۴)

''جو چیز زمین سے نکلتی ہے وہ ظلمت اور کثافت رکھتی ہے اور جو اُوپر سے آتی ہے اُسکے ساتھ نور و برکت ہوتی ہے اور نیز اوپر سے آنے والی نیچے والی پر غالب ہوتی ہے''۔ (روحانی خزائن جلد۳، ص۳۶۰)

''جو آسمانی قوت کے ساتھ آنے والا تھا اُس کو نزول کے لفظ سے یاد کیا گیا اور جو زمینی قوت کے ساتھ نکلنے والا تھا اُسکو خروج کے لفظ سے پکارا گیا تا نزول کے لفظ سے آنے والے کی ایک عظمت سمجھی جائے اور خروج کے لفظ سے ایک خفت اور حقارت ثابت ہو اور یہ بھی معلوم ہو کہ نازل خارج پر غالب ہے''۔
(روحانی خزائن جلد۳۔ ص۳۷۴)

''پیشگوئیوں کا صحیح مفسر خود زمانہ ہے''۔ (ملفوظات جلد۴۔ ص۲۶۵)

''خواب کا تعین ہمیشہ صحیح نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ جسکو خواب میں دیکھا جاتا ہے اُس سے مراد کوئی اور شخص ہوتا ہے''۔ (ملفوظات جلد۴۔ ص۳۵۱)

خلافت ثالثہ کے قیام کے بارے میں رویا وکشوف پر تبصرہ

یہ ناچیز اس بارے میں گزشتہ صفحات میں یہ بیان کر آیا ہے کہ وہ سب رویا وکشوف جو اس بارے میں بشارات ربانیہ کے عنوان سے شائع کئے گئے تھے مجموعی طور پر غور کرنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ خلافت ظاہری حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی اور خلافت روحانی حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام کو۔ خاکسار نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر کا یہ فیصلہ خلیفہ ثالث کیلئے، جماعت کیلئے اور حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام کیلئے امتحان کا موجب ہوگا۔ حضرت خلیفہ ثالث ظاہری کیلئے اس طرح کہ وہ کیونکر اپنے بھائی حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام سے، جن کو اللہ تعالیٰ نے روحانی امور میں بوجہ مجدد، مرسل ہونے کے اُن پر فوقیت عطا فرمائی تھی، دینی امور میں رہنمائی حاصل کرتے ہیں اور اُن سے تعاون حاصل کرتے ہیں۔ بدقسمتی سے انہوں نے اِسطرف توجہ نہ کی بلکہ برعکس اُن سے حسد کیا اور عناد سے اُن کی زندگی اجیرن بنا دی جسکی کسی قدر تفصیل گذشتہ صفحات میں درج کر دی گئی ہے۔ عالم الغیب قادر وتوانا حی وقیوم ذات باری کی حکمتوں پر حیرت ہوتی ہے کہ جو رویا وکشوف خلافت ثالثہ، خلافت رابعہ اور خلافت خامسہ کے قیام کے سلسلے میں شائع کیئے گئے ہیں اُن سب میں ہر ایک خلیفہ بننے والے کی اصل nature بھی منکشف فرما دی ہے کیونکہ اُس پاک علیم وخبیر کو علم تھا کہ کسطرح اُسکے پاک بندے حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام کو دُکھ دیں گے، عناد کریں گے اور اُسکی حقارت اور ذلت کیلئے پورا زور صرف کر دیں گے تاکہ وہ یہ ثابت کر دیں کہ وہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں بلکہ شہرت اور حکمرانی کا خواہاں ہے۔ سردست خلافت ثالثہ کے متعلق مجموعہ سے رویا نمبر ۹۔ ص ۲۴۷۔۲۴۶ زیر بحث ہے جو کہ حسب ذیل نقل کی جاتی ہے۔

۹۔ مکرم سید محمد حسین شاہ صاحب ملتانی حال چک نمبر 376 گوکھووال
ضلع لائل پور (فیصل آباد)

1935ء یا 1936ء کا واقعہ ہے کہ میں تلیانوالی نہر کے پاس سکھواں کے مقابل ریلوے لائن کی طرف منہ کر کے خواب میں کھڑا ہوں کہ قادیان شریف کی جانب سے ریل گاڑی بٹالہ کی طرف جاتے ہوئے دیکھی۔ جس میں سوار احمدی ہی احمدی ہیں اور خوب بھری ہوئی ہے اور اس ٹرین کو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب چلا رہے ہیں۔ آپ کے ہمراہ فائر مین اور خلاصی وغیرہ جو ڈرائیور کے مددگار ہوتے ہیں نہیں تھے اور گارڈ بھی نہیں تھا۔ یہ خواب میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بھی لکھ دی تھی۔ اور جو تعبیر میرے ذہن میں آئی تھی یعنی آپ خلیفہ ہوں گے وہ بھی لکھ دی تھی۔ یہ خواب میں وقتاً فوقتاً اپنی اولاد اور بہت سارے دوستوں کو سناتا رہا۔ بعض نے کہا کہ آپ کی خواب پوری چکی ہے۔ کیونکہ حضرت میاں صاحب پہلے خدام کی اور پھر انصار کی قیادت فرماتے رہے ہیں۔ لیکن میں نے چونکہ ٹرین میں جماعت کے سب چھوٹے بڑے دیکھے تھے اس لئے پوری تسلی نہیں ہوئی تھی۔

اس رویا میں بتایا گیا ہے کہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نامعقول شخص ہیں۔ من مانی کرنیوالے اور اللہ تعالیٰ جو سب سے بڑا اور حقیقی نگران ہے نیز اُسکے مرسل حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام سے رہنمائی لینے سے بے نیاز انسان تھے اور اپنے غیر صالحانہ عمل سے جماعت کیلئے کوئی بڑا حادثہ اور المیہ کا باعث ہو سکتے تھے۔ چنانچہ بدقسمتی سے ۱۹۷۴ء میں ربوہ اسٹیشن پر جو ٹرین پر شر پسندوں کے جواب میں ہنگامہ اور فساد نظام والوں نے خلافِ تعلیم قرآن **ولا تُطِع من هُم اٰثِماً او كفورا** (الدہر ۲۵) کروایا۔ اس رویا میں اُسکی پیشگی جھلک نظر آتی ہے۔ **انا لله و انا الیه راجعُون۔**

اب ذرا مزید تفصیل سے بیان کرتا ہوں کہ ۱۹۶۵ء میں خلیفہ ثالث نے اپنا فریضہ سنبھالنے کے فوراً بعد حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت سے سخت عناد اور حسد شروع کر دیا اور اُنکو isolate کرنے کے بعد کسی قسم کا مشورہ لینے سے بھی خود کو محروم کر لیا۔ ۱۹۶۸ء میں خلاف تعلیم قرآن وحدیث وفرمودات حضرت مسیح موعودؑ عقائد میں تبدیلی کا اعلان کیا کہ آئندہ پہلے کی طرح مجدد دین نہیں آیا کریں گے اور اپنا مقام مجدد دین سے بڑا ہونے کا پرچار شروع کر دیا۔

۱۹۷۰ء میں جماعت کو سیاست میں دھکیل دیا اور پیپلز پارٹی کی ہر طرح سے حمائت کی اور اُنکی مشاورت کیلئے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو مقرر کیا جنہوں نے ذوالفقار علی بھٹو کو الیکشن میں امیدوار نامزد کرنے کیلئے مشورے دیئے۔ جب پیپلز پارٹی کی حکومت بن گئی تو کابینہ سازی میں مشورے دیئے اور اُنکے عہدیداروں کے کندھوں پر سوار ہو کر directions دینی شروع کر دیں۔ جماعت کی اسطرح کھلے طور پر پیپلز پارٹی کو سپورٹ کرنے پر دیگر مذہبی اور سیاسی پارٹیاں جماعت کی دشمن ہو گئیں۔ بعض پیپلز پارٹی والے بھی جماعت کے مخالف ہو گئے کہ اُن کے معاملات میں جماعتی عہدیداروں کی مداخلت کیونکر ہو رہی ہے۔ اسطرح حکومتی پارٹی سے جماعت کی لیڈر شپ کی ۱۹۷۳ء میں ان بن ہو گئی۔

۱۹۷۴ء میں ملتان کے غیر احمدی طلباء کا ایک گروپ جو کہ موسم گرما کی تعطیلات کے دوران چناب ایکسپریس سے سرگودھا کی جانب عازم سفر تھا، نے ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر اشتعال دلانے کیلئے نہائت مکروہ اور اخلاق سے گری ہوئی حرکات کیں۔ اس واقعہ کے ایک ہفتہ بعد جب یہی طلباء بواپسی سفر پر ملتان جاتے ہوئے ربوہ سے گذرے تو یہاں کی جماعتی تنظیموں نے پہلے سے تیاری کر رکھی تھی کہ ان طلبہ کو زدوکوب کر کے سبق سکھانا ہے۔ چنانچہ اُنکو گاڑی کے ڈبوں میں اور پھر باہر نکال کر خوب مارا اور اسطرح قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ اِس شیطانی کاروائی کے ذریعہ دشمنوں کی چال میں آ گئے اور اُنہوں نے پریس میں اس واقعہ کو خوب نشر کیا اور پنجاب بھر میں احمدیوں کو بہت نقصان پہنچایا۔

اس واقعہ کے بعد عدالتی کمیشن قائم ہوا تو جماعت کو بہت شرمندگی اُٹھانی پڑی۔ وہ جماعت کو تو پہلے ہی یہ بتا چکے تھے کہ اب آئندہ پہلے کی طرح مجدد نہیں آیا کریں گے۔ اسکے بعد جب اسمبلی میں کاروائی ہوئی اور وہاں پر خلیفہ ثالث نے اپنے وفد کے ہمراہ وکالت کی اور اپنے عقائد بھی بیان کئے۔ تاھم ستمبر ۱۹۷۴ء میں اسمبلی نے نہائت ظالمانہ فیصلہ جماعت کے خلاف کر دیا۔

۱۹۷۷ء میں خلیفہ ثالث نے دوبارہ جماعت کو حُکم دیا کہ پیپلز پارٹی کو ووٹ دیں۔

۱۹۸۴ء میں ضیاءالحق نے مزید ظالمانہ پابندیاں جماعت پر لگا دیں۔ یہیں پر بس نہیں اُسکے بعد بھی یہ سلسلہ دن بدن بڑھ رہا ہے۔ **انا لله و انا الیه راجعُون**

یہ ہے وہ عبرتناک تعبیر جو خلیفہ ثالث نے من مانی کرتے ہوئے بغیر گارڈ اور مددگاروں کے ٹرین کو چلایا اور جماعت بے حسی کے ساتھ اُن کے ساتھ سفر کرتی رہی اور کسی کو توفیق نہ ہوئی کہ emergency brake لگا کر ڈرائیور صاحب کو سمجھائے۔

مزید برآں جیسا کہ گزشتہ صفحات میں ذکر کیا گیا ہے خلیفہ ثالث نے اپنے بعد خلیفہ چہارم کے انتخاب کیلئے جو قواعد میں تبدیلی کرنے کا ۱۹۶۶ء کی مجلس مشاورت میں اعلان فرمایا تھا اس بناء پر کہ حضرت خلیفہ ثانیؓ کے مرتب کردہ قواعد اب موزوں نہ رہے تھے لیکن اپنے اس بیان کا ایفاء نہ کیا اور یوُں جو مفسدہ خلیفہ چہارم کے انتخاب پر ہوُا اُسکی ذمہ داری آپ پر زیادہ عائد ہوتی ہے۔

خلافت رابعہ کے قیام کے بارے میں رویا وکشوف پر تبصرہ

پیشتر اسکے کہ ان رویا پر غور کیا جاوے تعبیر رویا کے سلسلہ میں معبرین کا یہ اصول رہا ہے کہ جو شخص رویا بیان کر رہا ہے، معلوم کر لیتے تھے کہ تقویٰ طہارت میں کیسا ہے اور اُسکے دینی عقائد کیا ہیں۔ چنانچہ اس زاویہ سے دیکھا جائے تو مندرجہ ذیل حقائق سامنے آتے ہیں۔

۱۔ ۱۹۸۲ء میں ۱۹۶۵ء کی نسبت جماعت کے افراد کی اخلاقی اور روحانی حالت انحاط پذیر تھی۔

۲۔ حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت علیہ السلام کیساتھ جماعتی نظام کے عہدیداروں کا رویہ نہائت معاندانہ تھا جسکے بانی خلیفہ ثالث تھے۔ چنانچہ جماعت کے عام افراد اُنکے خلاف پھیلائے گئے بہتانات سے متاثر تھے اور اُن سے ملاقات بھی نہیں رکھتے تھے۔ اُن کا یہ رویہ نظام کے خوف کی وجہ سے تھا۔

۳۔ خلیفہ ثالث کی اتباع میں افراد جماعت نے بھی اس تحریف شدہ عقیدہ کو قبول کر لیا تھا کہ آئندہ مجدد دین نہیں آیا کریں گے اور نہ ہی اب اسکی ضرورت ہے۔ اسطرح جماعت کا کثیر حصہ جو تکذیب تعلیم قرآن، حدیث اور فرمودات حضرت مسیح موعودؑ میں نظام کے ہمنوا ہو گیا تھا زیادہ تر یہی افراد جماعت تھے جن کی رویا و کشوف یہاں پر زیر غور ہیں۔ اِن رویا کے مطابق مضمون نگار یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ان احباب کو پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ نے بشارت دے دی تھی کہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفہ رابع ہوں گے۔ لیکن وہ اس حقیقت سے بے بہرہ ہیں کہ وہ خود اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے، مجدد امام الزماں صدی پندرہ ایوب احمدیت، نائب مسیح موعود حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام کے منکر ہیں اور اُنکی تکذیب و توہین کرنے کے باعث فاسق ہو چکے ہیں۔

امابعدہ یہ عاجز ایک رویا نمبر ۱۳ جو کہ مکرمہ نفیسہ طلعت صاحبہ سے منسوب ہے درج ذیل کرتا ہے جو کہ حقیقت کو نمایاں طور پر واضح کرتی ہے۔ فَھُو ھٰذا

۱۳۔ مکرمہ نفیسہ طلعت صاحبہ دختر شیخ فضل کریم صاحب وہرہ مرحوم اہلیہ وارنٹ آفیسر مرزا سعید احمد صاحب کراچی

1970ء میں جب کہ میں بانی منزل دارالبرکات ربوہ میں مقیم تھی۔ میں نے رات کو خواب میں دیکھا۔ کہ گویا زمین بڑی چھوٹی سی سمٹ کر سامنے آگئی ہے۔ اور گول دائرے کی شکل میں ہے۔ اس کے گرد رنگ برنگی اور سفید لیکن تیز روشنیاں گھوم رہی ہیں۔ جو بہت ہی خوبصورت اور دل کو پیاری لگتی ہیں پھر دیکھا کہ زمین کے اندر سے ایک نام ابھرا اور وہ تھا "مرزا طاہر احمد"

(تاریخ تحریر 19 / جون 1982)

مندرجہ بالا رویا کی تعبیر حضرت مسیح موعودؑ حکم وعدل کے الفاظ میں یوں ہے جیسا کہ مندرجہ بالا رہنما فرمودات میں بھی درج ہے تاہم قارئین کی سہولت کیلئے دوبارہ تحریر کیا جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا۔

۱۔ ''جو چیز زمین سے نکلتی ہے وہ ظلمت اور کثافت رکھتی ہے اور جو اُوپر سے آتی ہے اُسکے ساتھ نور و برکت ہوتی ہے اور نیز اوپر سے

آنے والی نیچے والی پر غالب ہوتی ہے''۔ (روحانی خزائن جلد۳۔ ص۳۶۰)

۲۔ ''جوآسمانی قوت کے ساتھ آنے والا تھا اُس کو نزول کے لفظ سے یاد کیا گیا اور جو زمینی قوت کے ساتھ نکلنے والا تھا اسکو خروج کے لفظ کے ساتھ پکارا گیا تا نزول کے لفظ سے آنے والے کی ایک عظمت سمجھی جائے اور خروج کے لفظ سے ایک خفت اور حقارت ثابت ہو اور یہ بھی معلوم ہو کہ نازل خارج پر غالب ہے''۔ (روحانی خزائن جلد۳۔ ص۳۷۴)

حضور مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا فرمودات کیمطابق خلافت رابعہ فاسقوں اور خارجیوں کی خلافت ہوئی۔ **انا لله و انا الیه راجعون**
اِس دور میں جماعت روحانی اور اخلاقی حالت پہلے سے بھی بدتر ہوگئی۔ سچ اور جھوٹ کی تمیز ختم ہوگئی اور دنیاداری میں مزید اضافہ ہوا۔ خدا خوفی جاتی رہی، شعبدہ بازی انتہا تک پہنچ گئی جسکا ثبوت یہ ہے کہ سال ۱۹۹۲ء اور سال ۲۰۰۰ء کے درمیان بیعتوں کے ٹارگٹ کذب بیانی سے اعلان کرتے تھے اور ۱۶ کروڑ بیعتوں کا ڈرامہ رچایا گیا جسمیں نظامی عہدیداروں کی کثیر تعداد اور عام افراد بھی ملوث تھے یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس سے خلیفہ رابع اور نظامی عہدیدار خصوصاً مرزا مسرور احمد صاحب جواب خلیفہ خامس ہیں اور خلافت رابعہ میں اُن کے دست راست تھے، سب شامل تھے اور مخالفین جماعت کی تنقید کے باعث دینی سوچ رکھنے والوں کی نظر میں جماعت احمدیہ کے مقام اور شہرت کو بہت دھچکا لگا مگر کسی میں اخلاقی جرات اور حیا نہیں کہ اقرار گناہ کر کے توبہ کریں اور اس ملعون حالت سے نکلیں بلکہ اپنے فسق اور خارجیت کو دوام دینے کیلئے اکٹھے ہو کر ہر حیلہ آزمانا چاہتے ہیں۔

خلافت خامسہ کے قیام کے بارے میں رویا و کشوف پر تبصرہ

۲۰۰۳ء میں جب خلیفہ خامس کا انتخاب ہوا تو ۱۹۸۲ء سے لیکر اسوقت تک مزید قریباً ۲۱ سال گذر چکے تھے۔ رویا دیکھنے والوں میں سے کثیر کی حالت جو ہو چکی تھی وہ یوں ہے کہ وہ فسق و فجور اور کذب بیانی میں ۱۹۸۲ء سے بھی بڑھے ہوئے تھے ان میں سے ایک بڑی تعداد وہ ہیں جو کہ عہدیدار تھے یا عہدیداروں سے متعلق تھے اور جیسا کہ نظامی عہدیدار اعلان کیا کرتے تھے کہ جماعت کی تعداد ۱۶ کروڑ ہوگئی ہے کل قریباً (۲۵۰) افراد کو رویا آئے جن کے ساتھ کسی قسم کی نصرت اور تائید کی بشارت بھی مفقود ہے۔ یہ کوئی قابل فخر بات نہیں جس پر یہ بہت نازاں ہیں کیونکہ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے بیعتوں کے target کذب بیانی سے پورا کرنے میں کثیر افراد ملوث ہو چکے تھے اسلئے ان کی سچائی مشکوک ہے۔

خلافت خامسہ سے متعلق ایک رویا کی تعبیر

جناب عطاء المجیب راشد صاحب نے خلیفہ خامس مرزا مسرور احمد کے انتخاب سے متعلق محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ کی ارسال کردہ رویا نمبر ۳۶ جو اُن کے صاحبزادے رضوان احمد نے دیکھی تھی، کا ترجمہ انگریزی میں کروا کے alislam.org پر شائع کیا ہے جو درج ذیل ہے۔

Mrs Hameeda Begum of Golarchi, Sind, writes in her letter to Hazoor dated August 10, 2004:

"This is about a dream my youngest son Rizwan Ahmad saw. My apologies for having

delayed writing to you on this matter. On the night of the 20

th, the day of the death of Hadhrat Khalifatul Masih IVrh, my son was assigned security duty at our mosque. At 12:00 am when other Khuddam had relieved him from the duty he lay down for a rest and went to sleep. This is how he described his dream: 'I see people saying that Mirza Masroor Ahmad has been made the Khalifatul Masih and he is seated on a chair near us. His neck, in an unnatural way, begins to elongate upwards. I am much worried, and say to my Qa'id, Shaikh Tahir Ahmad that what is happening? He says that do you not know that Hazoor is now the Khalifatul Masih and his soul is changing. After this I woke up'.

اس کا اردو ترجمہ قارئین کی سہولت کیلئے درج ذیل کیا جا رہا ہے جو کہ تبصرہ نگار نے کیا ہے کیونکہ جناب راجہ نصیر احمد صاحب نے اسکو اپنے مضمون میں شامل نہیں کیا۔

ترجمہ: محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ گولارچی، سندھ نے اپنے ایک خط محررہ دس اگست حُضور کی خدمت میں تحریر کیا۔ یہ ایک رویا کے متعلق ہے جو کہ میرے سب سے چھوٹے بیٹے رضوان احمد نے دیکھی۔ معذرت خواہ ہوں کہ اس معاملہ میں تاخیر سے آپکی خدمت میں تحریر کر رہی ہوں۔
۲۰ تاریخ کی رات جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح رابع کی وفات کا دن تھا میرے بیٹے کی ہماری مسجد پر حفاظت کی ڈیوٹی لگی تھی۔ دن کے بارہ بجے جب دیگر خدام نے اُسکی جگہ ڈیوٹی سنبھال لی تو وہ آرام کی خاطر لیٹ گیا اور سو گیا۔ اُس نے اسطرح اپنی خواب بیان کی۔
''میں نے دیکھا کہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ مرزا مسرور احمد کو خلیفۃ المسیح بنایا گیا ہے اور وہ ایک کرسی پر ہمارے قریب ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُنکی گردن غیر فطری (غیر معمولی) طور پر اوپر کی طرف لمبی ہونی شروع ہوگئی ہے۔ مجھے بڑی فکر ہوئی اور میں اپنے قائد شیخ طاہر احمد کو کہتا ہوں کہ کیا ہو رہا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ تمہیں معلوم نہیں کہ حضور اب خلیفۃ المسیح ہیں اور ان کی روح تبدیل ہو رہی ہے۔ اسکے بعد میں جاگ گیا''۔

اس رویا کی تعبیر یوں ہے۔

حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خواب میں گردن کا دیکھنا امانت اور دین کی جگہ ہے۔ حضرت ابراہیم کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس کی گردن دراز ہو جائے دلیل ہے کہ اُس کے ذمے امانت دیر تک رہے گی اور اپنی گواہی دینے سے رُکے گا۔ (بحوالہ کامل التعبیر)

سو یہ nature جماعت کے موجودہ امام مرزا مسرور احمد صاحب کی ہے۔ جیسا کہ سیدنا محمودؓ نے ۱۹۴۲ء میں اپنی آمد ثانی کے بارے میں ایک رویا بیان کی تھی اور کتاب ''رویا و کشوف سیدنا محمود'' میں زیر تاریخ ۲۶ مارچ ۴۲ء درج ہے کہ باوجود معاملہ فہمی کے حق کی گواہی دینے سے اب تک اجتناب کرتے چلے آرہے ہیں۔

خلافت رابعہ سے متعلق مجموعہ میں حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام کے بارے میں دو رویا کی تعبیر

۱۰۹۔ مکرمہ امینہ مسعود صاحبہ کراچی ایرپورٹ حال ربوہ

iii۔ رات کے ڈھائی بجے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (رحمہ اللہ) کے وصال کی اطلاع ملتی ہے۔ سخت افسوس اور کرب کی حالت ہوگئی۔ دعائیں پڑھ رہے ہیں۔ اپنی بچی کو کہتی ہوں۔ کہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا ۔والی دعا پڑھو۔ کہ ذرا دیر کے لئے آنکھ لگ جاتی ہے۔ میاں رفیع احمد صاحب کو دیکھتی ہوں۔ پہلے تو دیکھ کر بڑا دل خوش ہوتا ہے۔ کہ حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ کے بیٹے ہیں۔ کیا ہی نورانی چہرہ ہے۔ لیکن پھر میں دیکھتی ہوں۔ قریب سے جا کر تو کوٹ کے بٹن کھلے ہوئے ہیں۔ جیب میں ہاتھ ڈالا ہوا ہے۔ اور گردن ایک طرف کو جھکی ہوئی ہے۔ داڑھی سیاہ بال بھی سیاہ اور پریشان حال کھڑے ہیں۔ پھر ایک دم ان کے چہرے کو دیکھتی ہوں تو وہ سیاہ ہوتا جا رہا ہے۔ دیکھنے سے گھن آنے لگتی ہے۔ پھر اس قدر گھن اور کراہت آتی ہے۔ کہ میں دیکھ کر پیچھے کی طرف ہٹتی جا رہی ہوں۔ اور پیچھے ہٹتے ہٹتے میری آنکھ کھل جاتی ہے۔ اور میں بڑی پریشان ہوں۔ کہ اتنا نیک آدمی تو میں نے ان کو اتنی خراب حالت میں کیوں دیکھا۔ اور بڑی پریشان بھی ہوں۔ چنانچہ صبح 9 بجے بس کے ذریعہ ربوہ ایک بجے پہنچے تو آکر حقیقت حال کا پتہ چلا۔

(تاریخ تحریر 05 ؍جولائی 1982ء)

۱۳۷۔ مکرم فضل کریم تبسم صاحب مربی سلسلہ ربوہ

10رجون کی صبح 3 بجے یہ خواب دیکھا کہ
موجودہ خلافت لائبریری کے ہال میں بیس پچیس افراد جمع ہیں جو کسی کا انتظار کر رہے ہیں۔ میں سڑک پر سے گزرتے ہوئے ان افراد کو دیکھ کر رک جاتا ہوں کہ یہ کیوں جمع ہیں۔کیا دیکھتا ہوں کہ مشرقی طرف سے مرزا رفیع احمد آئے ہیں۔سر پر پگڑی نہیں۔گریبان پھٹا ہوا ہے اور اپنے اصل قد سے چوتھائی قد ہے۔اور داڑھی منڈھی ہوئی ہے۔پھر بجلی کی کڑک کی مانند آواز سے آنکھ کھل گئی۔ (تاریخ تحریر 15رجون 1982ء)

تعبیر بالفاظ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''بسا اوقات انسان دوسرے کو دیکھتا ہے اُس سے مراد اپنا نفس ہی ہوتا ہے۔ معبرین نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص مثلاً کسی نبی کو خواب میں نابینا یا مجذوم یا کسی حیوان کی شکل میں دیکھے تو اُس کی تعبیر یہ ہوگی ہے کہ یہ دیکھنے والا خود ان آفتوں میں مبتلا ہے۔ مثلاً اگر اُس نے کسی مقدس آدمی کو یک چشم دیکھا ہے تو اُس کی تعبیر یہ ہوگی ہے کہ وہ آپ ہی ناقص ہے اور اگر مجذوم دیکھا ہے تو اُس کی تعبیر ہوگی کہ آپ ہی فساد میں پڑا ہے اور اگر اُس نے نبی کی مسخ صورت دیکھی ہے تو اُس کی تعبیر یہ ہوگی کہ وہ آپ ہی اپنے دین میں مسخی صورت رکھتا ہے۔ کیونکہ مقدس لوگ آئینہ کی طرح ہوتے ہیں۔ انسان جو کچھ اُن کی شکل اور وضع میں اپنی رویا میں فرق دیکھتا ہے درحقیقت وہ عیب اُسکے اپنے وجود میں ہی ہوتا ہے اور جب بدعملی میں اُس کا مشاہدہ کرتا ہے درحقیقت اُسکا آپ ہی مرتکب ہوتا ہے۔ تعبیر رویت ابرار میں یہ اصول محکم ہے اس کو یاد رکھنا چاہیے۔ایک مدت کی بات ہے کہ ایک نے میرے پاس بیان کیا کہ میں نے ابرہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ نعوذ باللہ وہ نابینا تھے میں نے کہا تو ابراہیم کی سنت کا مُنکر ہے اور اُسکے دیکھنے سے نابینا ہے۔ ایک ہندو بڈھے نے بیان کیا کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح کو میں نے مجذوم دیکھا ہے۔ میں نے اُسکی تعبیر کی کہ تیری بددینی ناقابل علاج ہے تو کسی عیسیٰ دم سے اچھا نہیں ہوگا۔ ایک نے میرے پاس بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ نیلا تہ بند باندھا ہوا ہے اور باقی بدن سے ننگے ہیں اور دال روٹی کھا رہے ہیں۔ میں نے اُسکی تعبیر کی کہ دیکھنے والے کو غم واندوہ اور فکر وفاقہ آئیگا اور اُسکا کوئی دستگیر نہیں ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔۔۔ ۔۔۔۔۔۔''
(روحانی خزائن جلد ۳۔ ص ۵۷۹۔۵۷۸)

حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام کی شان کو کم کرنے کیلئے اور مرزا طاہر احمد صاحب کا مقام بڑھانے کی ایک خواب کی اشاعت

۱۱۔ مکرم نصیر احمد صاحب راجپوت عزیز آباد کراچی

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے اور اس میں احباب جماعت جمع ہیں۔ جلسہ کی صورت ہے۔ اسٹیج پر جلسہ کی صدارت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ فرما رہے ہیں اور تقریر صاحبزادہ میاں رفیع احمد صاحب کرر ہے ہیں۔ تقریر کے دوران وہ کسی آیت کی تفسیر بیان کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ ان کو ٹوکتے ہوئے کہتے ہیں "نہیں ایسا نہیں" جواب میں میاں رفیع احمد صاحب کہتے ہیں "نہیں حضور ایسا ہی ہے" اور پھر تفسیر دہرانا شروع کر دیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ پھر فرماتے ہیں "نہیں ایسا نہیں" جواب میں میاں رفیع کہتے ہیں "نہیں حضور ایسا ہی ہے" اور پھر وہی تقریر دہرانا شروع کر دیتے ہی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ کسی قدر غصہ کے لہجہ میں فرماتے ہیں "میں جو کہتا ہوں کہ ایسا نہیں" جواب میں پھر میاں رفیع احمد صاحب کہتے ہیں کہ "نہیں حضور ایسا ہی ہے" اور پھر وہی تفسیر دہرانا شروع کر دیتے ہیں۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ انتہائی غصہ میں فرماتے ہیں "اگر تم باز نہیں آؤ گے تو میں تمہیں بٹھا دوں گا" اس پر جلسہ برخواست ہو جاتا ہے اور سب احمدی احباب گھروں کو لوٹ جاتے ہیں۔ میں بھی اپنے گھر جارہا ہوتا ہوں۔ تو مجھے کچھ احمدیوں کی جو میرے پیچھے پیچھے آرہے ہوتے ہیں آپس میں باتیں کرنے کی آوازیں آتی ہیں۔ میں ان کی گفتگو سننے کے لئے رک جاتا ہوں۔ وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہہ رہے ہوتے ہیں کہ

"میاں طاہر احمد صاحب کا پھر کچھ اور ہی مقام ہے" اور میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

میرا یہ خواب میرے والد محترم قاضی محمود احمد صاحب مالک محبوب عالم اینڈ سنز دی راجپوت سائیکل ورکس نیلا گنبد لاہور نے 1966ء میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (رحمہ اللہ) کی خدمت میں تحریر کر دیا تھا۔

(تاریخ تحریر 24/جون 1982ء)

مندرجہ بالا خواب کے متعلق حسب ذیل باتیں قابل غور ہیں۔

اِس رویا کے بیان کرنے والے نے یہ تحریر نہیں کیا کہ اُس نے یہ خواب کس سن اور تاریخ کو دیکھی تھی۔ خلافت ثالثہ نومبر ۱۹۶۵ء میں قائم ہو چکی تھی۔ خواب بین نے تحریر کیا ہے کہ ۱۹۶۶ء میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (رحمہ اللہ) کی خدمت میں تحریر کر دیا تھا اور اب جو بیان ان صاحب سے منسوب ہے اُس پر (تاریخ تحریر ۲۴ جون ۱۹۸۲ء) کی درج کی گئی ہے۔ اصل صورتحال یہ ہے کہ خلافت رابعہ کے قیام کے متعلق رویا کا مکمل مجموعہ اب سے قبل کتابچہ کی صورت میں کبھی شائع نہیں کیا گیا تھا۔ گاہے گاہے بعض چند ایک رویا جماعت کے اخبارات اور رسائل میں نظر سے گذرتی رہی ہیں۔ اب اگر ایسی خواب کی اشاعت کی جا رہی ہے تو اِس کا کوئی مقصد ضرور ہوگا۔ کیا اِس خواب کے حوالے سے یہ بتانا مقصود ہے کہ خلیفہ ثالث اور خلیفہ رابع نے جو مرزا رفیع احمد علیہ السلام کا ایک طرح سے سوشل بائیکاٹ کروایا ہوا تھا اور زبان بندی تھی وہ اِس خواب کی بناء پر تھی۔ جو رویا خلافت ثالثہ کے انتخاب کے مجموعہ میں ہیں اُن رویا میں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنی وفات سے قبل خلافت کی پگڑی بھی مرزا رفیع احمد کے دست مبارک سے دلوائی تھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُنکو روحانی خلافت عطا کر دی ہوئی تھی اور سیدنا محمودؓ کو اُن کی شان کا علم تھا یعنی یہ کہ اُنکا یہ خوش نصیب بیٹا مجدد اور مرسل ہے۔ اِس خواب کا مضمون اُس سارے مجموعہ رویا کے مخالف ہے جو کہ ۱۶ دسمبر ۱۹۶۵ء میں ہی بشارات ربانیہ کے نام سے شائع شدہ ہے اور جس میں سیدنا محمودؓ نے بہت سے رویا میں ظاہری خلافت کا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے حق میں عندیہ دیا تھا۔ اگر اس خواب کی کچھ حقیقت تسلیم کرنی ہے تو پھر بشارات ربانیہ کے تمام مجموعہ کو بھی رد کرنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نظامی علماء کو ہدائت دے وہ حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام سے بغض وعناد کی بناء پر ایسی حرکات نہ کریں جس سے سیدنا محمود حضرت مصلح موعودؓ کی شان میں بھی فرق آئے۔ آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے جانشین کے بارے میں انبیاء کرام اور بزرگان سلف کی پیشگوئیاں

اب یہ عاجز محمود ثانی اُن پیشگوئیوں کے صحیح اطلاق کے بارے میں با دلائل بیان کرے گا جو کہ گذشتہ انبیاء بالترتیب یسعیاہ علیہ السلام، حضرت زرتشت علیہ السلام، حضرت شاہ نعمت اللہ ولی سے منسوب ہیں۔

۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف مواہب الرحمٰن (روحانی خزائن جلد ۱۹۔ ص ۲۹۵) میں یوں تحریر فرمایا ہے کہ

والحاصل أن الله سلب من

پس حاصل کلام اینست کہ خداتعالیٰ بعد

اليهود بعد عيسىٰ نعمة النبوة، فلا ترجع إليهم أبدا في زمان خير البرية

عیسیٰ نعمتِ نبوت از یہود سلب کرد۔ پس ہرگز ہرگز در زمانہ خاتم الانبیاء ایں فضیلت سوئے ایشان مسترد نخواہد شد

ترکِ وارثان علامت ایں واقعہ کہ نبوت ازاں سلسلہ منقطع گشت مگر مسیح سلسلہ محمدیہ پس او را پدر

وُلِد من العنایات الإلٰهیة، کما کُتب أنه "یتزوج ویولد له "من الرحمة،

است وپسران ازعنایت الٰہیہ ہمچنانکہ نوشتہ شد کہ اومتاہل خواہد شد وبچگان پیدا شوند از رحمت الٰہی

فکانت هذه إشارة إلی دوام السلسلة المحمدیة وعدم انقطاعها إلی یوم

پس این اشارہ بود طرف دوامِ سلسلہ محمدیہ وعدمِ انقطاع آں تا روزِ

القیامة.

قیامت

مزید حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد۲۲۔ صفحہ۲۰۱ پر حضور مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''اور یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اُسکی نسل سے ایک ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو اُس کا جانشین ہوگا اور دین اسلام کی حمائت کرے گا جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آ چکی ہے''۔

حضور مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا فرمودات سے بین طور پر واضح ہے کہ **سلسلہ محمدیہ کے دوام کے ثبوت کیلئے لازم ہے کہ مسیح موعودؑ کے بعد بھی سلسلہ انبیاء، مرسلین تا قیامت جاری رہے**۔ اور اِس بات کے ثبوت کیلئے کہ یہ سلسلہ جاری ہے حضور کی ذریت میں سے ایک شخص جو کہ آپ کا جانشین ہوگا نعمت رسالت پا کر اسلام کا چودھواں مجدد اور مُرسل ہوگا۔ چنانچہ حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام وہ روحانی فرزند مسیح موعود ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ایوب کا خطاب عطا فرما کر مسیح موعودؑ کی مدد کیلئے ۱۳۸۶ھ میں آسمان سے نازل فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سلطنت ایک روحانی بادشاہت ہے لہٰذا آپ کا حقیقی جانشین وہی ہوسکتا ہے جسکو اللہ تعالیٰ کی جناب سے روحانی خلافت عطا ہوئی ہو۔

جماعت مسیح موعود میں ظاہر لفظ اور ابہام پر قناعت کی وجہ سے اب تک یہ حقیقت نہ کھل سکی اسلئے سیدنا محمود صدیقؓ اور اُنکے بعد حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو طالمود والی نیز دیگر پیشگوئیوں کا مصداق سمجھ لیا گیا۔ ان سب پیشگوئیوں میں دراصل یہ بیان مقصود تھا کہ جب مسیح موعود علیہ السلام مجدد صدی چہاردہم کا زمانہ جسکی خواہش خود آپ نے رویا میں فرمائی تھی کہ ۹۵ سال عمر ہو تو اُس کے بعد آپ کا روحانی بیٹا، مجدد، مرسل آپ کے تخت پر جانشین ہوگا چنانچہ جیسا کہ اوپر بحوالہ حقیقۃ الوحی درج کیا گیا ہے کہ حضور کی بعثت ۱۲۹۰ھ میں ہوئی تھی جس میں ۹۵ جمع کرنے سے ۱۳۸۵ بنتے ہیں۔ چنانچہ ۱۳۸۶ھ میں حضرت مرزا رفیع احمد ایوب احمدیت کا نزول ہوا اور طالمود والی پیشگوئی پوری ہوگئی۔ فلحمد للہ

اگر خلفاء (ظاہری خلافت) جو جماعت میں حضور کے وصال کے بعد ہوئے اُنکو آپ کا جانشین سمجھا جائے تو ان پیشگوئیوں کے مطابق چونکہ سیدنا خلیفہ اوّل تو آپکی صلبی ذریت میں سے نہیں تھے۔ مزید نہ ہی اُن میں سے کسی نے مرسل ہونے کا کبھی دعویٰ کیا اسلئے ان پر اطلاق نہیں ہوسکتا۔

جہانتک کسی پوتے کا آپ کے روحانی تخت پر جانشین ہونے کا تعلق ہے جیسا کہ طالمود کی پیشگوئی میں ذکر ہے تو وہ انشاءاللہ ضرورتِ حقہ پر سنت اللہ کے مطابق کھڑا کیا جائے گا اور وہ انشاءاللہ حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام پر بھی ایمان لانے والوں میں سے ہوگا۔ واللہ اعلم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مندرج الوصیت کا صحیح اطلاق

آپ نے فرمایا

''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اسکے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے''۔

عبارت مندرجہ بالا کے بعد مزید یہ عبارت بھی ہے جو کہ معاملہ کو واضح کرتی ہے مگر مضمون نگار نے اس کو شامل نہیں کیا اور وہ حسب ذیل ہے۔

''سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکا دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے''۔

میرے نزدیک یہ پیشگوئی حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام ایوب احمدیت پر چسپاں ہوتی ہے بباعث اُن حالات کے جو اُن پر گزرے نہ کہ حضرت سیدنا محمودؓ پر جیسا کہ سیرت ایوب احمدیت میں بیان کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم

خلیفہ ثالث کے متعلق منسوب مبشرات ورویا

مضمون نگار نے بعض الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اماں جانؓ کی حُسن ظنی کہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد اُن کا پوتا اُن مبشر الہامات ورویا کا مصداق اور مظہر ہوگا جو کہ بمنزلہ مبارک کے نازل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا تحریر کئے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ تذکرہ میں صاحبزادہ مبارک احمد کے متعلق جو مبشرات اور منذرات ہیں وہ باقی سب بیٹوں کی نسبت زیادہ تعداد میں ہیں۔

اِس ناچیز نے بمنزلہ مبارک نازل ہونے والے کا اطلاق بادلائل حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام ایوب احمدیت پر کیا ہے اور حضور مسیح موعودؑ کی جملہ وحی کی حمائت اور قرآنی طریق تفسیر کے مطابق یعنی بعض آیات بعض دیگر آیات کی تفسیر کرتی ہیں، کے اصول پر۔ چنانچہ میرے مضامین ''بیان صد اعزاز'' اور ''سیدنا محمودؓ کے دعویٰ مصلح موعود کی حقانیت'' اس پر شاہد ہیں۔ محض تمناؤں، ظن اور ابہام پر مبنی الہامی پیشگوئیوں اور مبشرات کا اطلاق یقین پیدا نہیں کرتا۔ظہور فی الخارج ثابت کرنا بھی معقول طریق پر ضروری ہوتا ہے۔ جو شخص قرآن، حدیث اور مسیح موعود کے برخلاف عقائد اختیار کرے کہ آئندہ پہلے کی طرح مجدد نہیں آیا کریں گے اور اُن کی اشاعت کرے وہ تو بقول حضور مسیح موعودؑ شیاطین کا آلہ کار ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا

''جو شخص بھی ایسا کلمہ منہ سے نکالتا ہے جسکی حقیقی بنیاد شریعت پر نہ ہو خواہ وہ ملہم ہو یا مجتہد اُسکے ساتھ شیاطین کھیل رہے ہوتے ہیں''

(روحانی خزائن جلد ۵، ص ۲۱)

ایسے شخص کا حضرت مسیح موعودؑ سے کیا واسطہ۔ نعوذ باللہ کیا ایسا فرد موعود بیٹا بمنزلہ مبارک یا موعود یحییٰ ہوسکتا ہے؟

لہٰذا مرزا ناصر احمد صاحب پر اسکا اطلاق نہیں ہوسکتا کیونکہ ہر ایک چیز اپنی علت غائی سے پہچانی جاتی ہے نہ کہ محض دعویٰ سے۔ اِسی بناء پر وہ سب پیشگوئیاں جو کہ طالمود میں یا احادیث میں اولاد مسیح موعودؑ سے یا پوتے سے متعلق ہیں آپ پر اطلاق نہیں پاتیں۔

مزید سیدنا محمودؓ کی پیشگوئی کہ مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمر بستہ، یہ بھی آپ پر اطلاق نہیں پا سکتی۔ اِس پیشگوئی کے حقیقی مصداق حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد علیہ السلام ایوب احمدیت ہوئے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کی مدد کیلئے آسمان سے نازل کیا جیسا کہ آپکی سیرت میں شواہد کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے۔ مزید خلیفہ ثالث پر سیدنا محمودؓ کی مندرجہ ذیل پیشگوئی کا اطلاق بھی غلط ہے۔ پیشگوئی حسب ذیل ہے۔

''خدا نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ایک زمانہ میں مجھ کو دوبارہ دنیا میں بھیجے گا اور میں پھر کسی شرک کے زمانہ میں دُنیا کی اصلاح کے لئے آؤں گا جس کے معنی یہ ہیں کہ میری روح ایک زمانہ میں کسی اور شخص پر جو میری جیسی طاقتیں رکھتا ہوگا، نازل ہوگی اور وہ میرے نقش قدم پر چل کر دُنیا کی اصلاح کرے گا''۔

اس پیشگوئی کا اطلاق بھی بباعث اُس وجہ کے جو اوپر بیان کی گئی ہے کہ مرزا ناصر احمد صاحب پر نہیں ہوسکتا جنہوں نے کھلے عام ۱۹۶۸ء میں خلاف قرآن وحدیث وفرمودات حضرت مسیح موعودؑ عقائد میں تحریف کی۔ بفضل تعالیٰ یہ پیشگوئی اس ناچیز چوہدری غلام احمد محمود ثانی کے متعلق ہے جو کہ ۱۴۲۷ھ سے ظہور پذیر ہے اور سیدنا محمودؓ کی جملہ مزید پیشگوئیاں جو کہ زمانہ حال سے متعلق ہیں، کا بھی مظہر ہے۔ یعنی شرک کے خاتمہ اور حق کے قیام کیلئے کوشاں۔ فلحمد للہ

مضمون نگار نے یہ بھی تحریر کیا ہے کہ سیدنا محمودؓ کو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم بھی کہا ہے اور بقول انکے جماعت میں حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کے مثیل بھی پیدا ہوں گے۔ یہ تسلیم ہے مگر اس کا اطلاق نہ تو مرزا ناصر احمد صاحب اور نہ ہی مرزا طاہر احمد صاحب پر ہوتا ہے جو کہ قرآنی شرط لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ (البقرۃ ۱۲۵) کے نیچے آتے ہیں۔ اُن دونوں کا قول اور فعل خلاف شریعت تھا جب یہ کہا کہ آئندہ مجدد نہیں آیا کریں گے۔

سیدنا محمودؓ کی اس بشارت کا صحیح اطلاق حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام پر ہوتا ہے جو کہ بمنزلہ مبارک، غلام حلیم نازل ہوئے اور اس طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام، غلام حلیم سے مشابہت پائی اور اُن کی طرح صبر و رضا اور تسلیم کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے گا ضرورت حقہ کے تحت حضرت اسحاق علیہ السلام کا مثیل بھی جماعت میں نازل فرمادیگا اور سیدنا محمودؓ کا قول بفضل تعالیٰ پورا ہوجائیگا۔

خلافت رابعہ کے بارے میں منسوب الہامات، رویا و کشوف

خلیفہ رابع مرزا طاہر احمد صاحب کی روحانی nature کے بارے میں گذشتہ صفحات میں بیان کیا جاچکا ہے کہ وہ خارجی الطبع تھے جیسا کہ اُس رویا سے ظاہر ہے جسکی تعبیر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودات سے کردی گئی ہے۔ وہ بین طور پر عقائد کی تحریف میں خلیفہ ثالث کی پیروی میں چلے اسلئے اُنکے دور خلافت میں بھی اُن عقائد باطلہ کو بیان کیا جاتا رہا کہ آئندہ کوئی مجدد نہیں آئے گا۔ یہ صاحب ۱۹۷۷ء میں پہلے اس بات کا اظہار کرچکے تھے کہ ہمیں مجدد کا مسئلہ

معلوم ہے مگر ہم مرزا رفیع احمد کو مجدد نہیں بننے دیں گے۔ چنانچہ اُنکے اس قول وفعل کے باعث بقول فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ اپنے دور میں وہ بھی شیاطین سے کھیلتے رہے۔ خصوصاً بیعتوں کے targets کے حصول کا ڈرامہ جو جعلی طور پر کیا گیا۔ جھوٹ اور کذب بیانی جس کو شرک کہتے ہیں انتہاء تک پہنچادی جسکی شاہد ساری جماعت ہے۔

اب اسکا کیا کیا جائے کہ نظامی علماء کو یہ شرک جوانہوں نے کیا نظر نہیں آتا۔ بلکہ کہتے ہیں سیدنا محمود نے جو پیشگوئی کی تھی کہ وہ ایک شرک کے زمانہ میں دوبارہ دنیا میں آئیں گے تاکہ دنیا کی اصلاح کریں وہ خلیفہ رابع کی شکل میں پورا ہوا۔

اس سے قبل اسی مضمون نگار نے وہ پیشگوئی خلیفہ ثالث پر بھی چسپاں کی ہوئی ہے۔ مزید یہ کہ طالمود والی پوتے کی جانشینی والی پیشگوئی خلیفہ رابع پر بھی چسپاں کر دی ہے جبکہ اسکا اطلاق اُنہوں نے خلیفہ ثالث پر بھی کیا ہوا ہے۔ چنانچہ اُنکی مجبوری عیاں ہے کہ چاہے کوئی بات موزوں ہو یا نہ ہو کہنی ضرور ہے گویا انکو بھی اس بارے میں کوئی target ملا ہوا ہے۔ جسطرح قرونِ اُولیٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں کو بغیر کسی قرینہ اور شواہد کے یونہی اُن پر چسپاں کر رہے ہیں اُن سے اُنکی دیدہ دلیری پر حیرت ہوتی ہے خاص طور پر جو اُنکی مماثلت حضرت علیؓ اور حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ سے بیان کی گئی ہے بغیر شواہد اور دلیل کے ہے۔ اُنکی مشابہت حضرت علیؓ سے کیونکر ہوسکتی ہے جب کہ مرزا طاہر احمد صاحب کا نام خلافت ثالثہ کیلئے پیش ہی نہیں ہوا تھا۔ خلافت ثالثہ کیلئے صرف دو نام پیش ہوئے جیسے خلافت راشدہ میں حضرت علیؓ اور حضرت عثمانؓ کا نام زیر تجویز آیا تھا اور فیصلہ حضرت عثمانؓ کے حق میں ہوا تھا اور جب حضرت عثمانؓ کی شہادت ہوئی تو غدر کی سی کیفیت تھی اور عامۃ المسلمین نے حضرت علیؓ کے گھر پر ہجوم کی صورت میں اکٹھے ہو کر اور بہت منت سماجت کر کے اُن سے خلیفہ بننے اور بیعت لینے کی بار بار درخواست کی جبکہ وہ معذرت کرتے رہے۔ بالآخر باذن الٰہی وہ خلیفہ بنے اور بیعت لینے پر راضی ہوئے تھے۔ مرزا طاہر احمد صاحب کا معاملہ بالکل برعکس ہوا جیسا کہ ایک رویا مندرجہ بالا میں اُن کو خارجیوں کا سردار بتایا گیا ہے۔ فتدبرو

یہ بات درست ہے کہ حضرت خلیفہ ثانیؓ نے اُنکی خلافت کی پیشگوئی کی تھی اور ایسا ہی ہوا تاہم یہ عاجز محمود ثانی یہ اظہار کرتا ہے کہ یہ فاسقوں کی خلافت تھی کیونکہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ روحانی خلیفہ، مجدد صدی پندرہ ایوب احمدیت حضرت مرزا رفیع علیہ السلام کی شناخت اور اطاعت اختیار نہ کی اور یہی بات حضور مسیح موعود علیہ السلام کی رویا مندرج تذکرہ بتاریخ ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء صفحہ ۱۶۹ میں مذکور تھی اور اُن خوارج کا ذکر تھا جو حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام جو مثیل علیؓ تھے، کی خلافت کے قیام میں مزاحم ہوئے۔ شرعی اور حقیقی طور پر یعنی dejure حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام خلیفہ تھے کیونکہ ۱۳۸۶ھ سے قبل ہی آپ کو روحانی خلافت رسالت عطا شدہ تھی جسکی اطاعت سب مومنین پر فرض ہے مگر اُنکے خلاف بغاوت کے نتیجہ میں جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے رویا مذکور بالا میں پیشگوئی تھی۔ مرزا طاہر احمد صاحب نے خوارج اور نظامیوں کی مدد سے خلافت مسیح موعود پر ڈاکہ ڈالا جیسا کہ تذکرہ کے صفحہ ۶۵۸ میں ذکر ہے کہ حضور کی پگڑی، عصا اور چوغہ چوری ہو گئے۔

اسکے علاوہ بھی مضمون نگار نے مرزا طاہر احمد صاحب کیلئے بے دلیل حوالے دیئے ہیں تاھم سعادت مند کو معاملہ فہمی کیلئے اتنا ہی کافی ہے جو کہ تحریر کیا گیا ہے۔

اب یہ عاجز قارئین کے علم میں اضافہ کیلئے دو رویا کی جو کہ انتخاب خلافت ثالثہ اور انتخاب خلافت رابعہ کے مجموعہ میں شائع کی گئیں تھیں، اُس علم کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے مجھے ودیعت کیا ہے، ان کی تعبیر با دلائل وشواہد حسب ذیل تحریر کرتا ہے۔

(۲)

آغا محمد عبداللہ خان صاحب فاروقی احمدی۔ بھڈانہ۔ تحصیل گوجرخان۔
ضلع راولپنڈی

آغا محمد عبداللہ خان صاحب فاروقی احمدی بمقام بھڈانہ تحصیل گوجرخان اپنی تصنیف کوکب دری مطبوعہ ۱۹۲۳ء کے صفحہ ۳۳ پر اپنا ایک کشف درج کرکے تحریر فرماتے ہیں:۔

"لیکن اب آفتاب ایک پرندہ کی شکل میں متشکل ہوگیا۔ اس کے چار پر تھے پہلے پر کے اگلے حصہ پر "نور" لکھا ہوا تھا۔ اور دوسرے پر کے ½ حصہ پر "محمود"۔ تیسرے پر کے عین وسط میں "ناصر الدین"۔ اور چوتھے پر "اھل بیت"۔ ان چاروں پروں کے زیر ایک زرد چادر اور ایک سرخ چادر تھی۔ سرخ چادر زمین پر گر پڑی اور زرد چادر آفتاب میں سما گئی۔ تخمیناً ۵، لمحوں کے بعد آفتاب اسی سارہ بیضا کے عین جنوب کی طرف غائب ہوگیا۔ اور پھر سارے کشف میں نظر نہ آیا

اس رویا کی تعبیر یہ ہے کہ جو جماعت میں ظاہری خلفاء ہونے تھے اُن کے ناموں کی طرف واضح اشارہ کر دیا اور جماعت کو کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ اس دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر سو سال گذر گئے اور مجدد صدی پندرہ روحانی خلیفہ کے نزول کا وقت بھی ہو گیا۔ چنانچہ بشارات ربانیہ میں اسکا ذکر ہے کہ خلافت ظاہری تو حضرت مرزا ناصر احمد کو ملی اور روحانی خلافت حضرت مرزا رفیع احمد کو بطور روحانی جانشین حضرت مسیح موعود علیہ السلام ملی۔ اس طرح حضرت مسیح موعودؑ کے اس الہام کے مطابق کہ **یَا تِیْ عَلیکَ زَمَانُ مُخْتَلِفُ بَازْ وَاجِ مُختَلِفة** (تذکرہ ص۱۴۹) کے مطابق آپ کی بعثت کے بعد اگلی صدی میں جو آپ کا روحانی بیٹا آپ کا زوج ہوا اُسکو ''اہل بیت'' کا نام دیا اور لوگوں کیلئے اُسے شناخت کرنے کا ابتلاء آیا۔ جیسا کہ ہر مجدد جو آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان ہوتا ہے۔ پندرہویں صدی کیلئے جو زوج بنا اُسکا اظہار حضرت مسیح موعودؑ نے رویا میں یوں فرمایا ہے کہ میں علی مرتضےٰ بن گیا ہوں۔ مراد یہ ہوئی کہ میرا زوج پندرہویں صدی کیلئے حضرت علیؓ کا مثیل ہوگا۔ سیدنا محمودؓ نے سورہ انبیاء کی تفسیر میں حضرت ایوب علیہ السلام کو حضرت علیؓ کا مثیل کہا ہے۔ چنانچہ یہ نتیجہ اخذ ہوا کہ حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام مثیل علیؓ ہوئے اور خلافت رابعہ کیلئے اُن کا حق dejure تھا کیونکہ سب جماعت مومنین پر فرض تھا کہ اُن پر ایمان لائے اور اُنکی اطاعت کرے مگر اُن کے خلاف گہری چال نظامیوں اور خوارج نے کی اور ایک طرح سے سازش کر کے اُن کو اُنکے حق سے محروم کیا گیا۔ اہل بیت کے معنی گھر کے مالک کے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الدار (گھر) کا لفظ جماعت کیلئے بھی استعمال کیا ہے۔ سو مفہوم واضح ہو گیا کہ چوتھی خلافت خود گھر کے مالک کی ہے اور ظاہر ہے کہ باپ کے بعد بیٹا ہی اُسکے گھر کا وارث اور مالک ہوتا ہے۔

سو جماعت میں یہ المیہ حضرت علیؓ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت ایوبؑ اور حضرت رام چندر کی مانند واقعہ ہوا اور ظاہری خلافت پر مرزا طاہر احمد نے قبضہ کر لیا اور خلیفہ رابع کہلائے۔ جہانتک سرخ چادر کا زمین پر گرنا ہے اور زرد چادر کا آفتاب میں غائب ہو جانا ہے اسکی تعبیر یہ ہے کہ اس واقعہ کے بعد جماعت میں بہت دنیاداری آ جائے گی اور امانت اور دیانت اور دینی قوت میں کمزوری ہو جائیگی اور سعادت مندوں کو اس دور میں سخت رنج و غم پڑے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام کو مثل حضرت علیؓ، حضرت ایوبؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت رام چندر مصائب وشدائد پیش آئے اور جماعت پر بھی مسلسل اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو رہا ہے اور دشمنان اُن پر مسلط ہو رہے ہیں مگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے اپنی اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہو رہے۔ ۱۹۹۲ء سے لیکر ۲۰۰۰ء کے سالوں میں نظامیوں کی بددیانتی اور کذب بیانی بیعتوں کی تعداد کے سلسلہ میں خاص طور پر نمایاں تھی جس سے سب واقف ہیں۔

دوسری رویا مندرجہ ذیل ہے۔

(۶)

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک کشف

جسے عبدالستار صاحب سیکشن آفیسر ریٹائرڈ سیکرٹیریٹ۔ ۴۴ غلام نبی کالونی سمن آباد لاہور نے تحریر فرمایا ہے۔

"ایک دفعہ میں نے مسجد مبارک قادیان میں حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب سے دریافت کیا کہ کتاب حقیقۃ الوحی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پوتے نصیر احمد کا ذکر فرمایا ہے۔

وہ کون ہیں؟ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے فرمایا کہ وہ تو فوت ہو گئے تھے۔ اور مرزا ناصر احمد صاحب ان کے بعد پیدا ہوئے۔ پھر آپ نے اپنا ایک کشف یا رؤیا سنایا۔ (مجھے اسوقت یاد نہیں رہا کہ یہ کشف تھا یا رؤیا) آپ نے فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی ڈھول کی قسم کی ایک چیز ہے جو چکر کھا رہی ہے۔ اس ڈھول کی بیرونی سطح پر خانے بنے ہوئے ہیں اور ہر خانہ میں کوئی صفت یا خوبی لکھی ہوئی ہے۔ وہ ڈھول گھوم رہا ہے اور اسپر لکھا ہے کہ جس شخص میں یہ اوصاف ہونگے اور اپنے ماں باپ کا دوسرا لڑکا ہوگا وہ اپنے زمانہ میں سب سے بڑا شخص ہوگا۔ پھر دیکھا کہ اس ڈھول میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سر مبارک نکلا ہے اور آپ فرماتے ہیں "وہ میں ہوں"۔ پھر یہ ڈھول اسی طرح گھومتا جاتا ہے اور اسپر یہی الفاظ لکھے ہیں کہ ایک دوسرا سر اس ڈھول میں سے ظاہر ہوا۔ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہیں۔ اور آپ نے فرمایا۔ "وہ میں ہوں"۔ اسی طرح یہ ڈھول گھومتا جاتا ہے اور دو اور سر اسی طرح ظاہر ہوئے اور ان میں سے ہر ایک نے کہا۔ کہ "وہ میں ہوں"۔

میں نے حضرت مولوی صاحب سے پوچھا کہ تیسرے وجود کون ہیں آپ نے فرمایا وقت سے پہلے بتلانا مناسب نہیں ہوتا۔ میں نے عرض کی کہ حضور میں تو سمجھ گیا ہوں۔ میری مراد یہ تھی کہ وہ تیسرے وجود صاحبزادہ مرزا ناصر احمد ہیں جو اپنے ماں باپ کے دوسرے فرزند ہیں +

مندرجہ بالا رویا سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ چوتھا خلیفہ جو ہوگا اُسکا بھی کوئی ارہاص ہوگا اور وہ والدین کا دوسرا فرزند ہوگا۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد علیہ السلام ایوب احمدیت مجدد صدی پندرہ جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کے وہ روحانی فرزند اور جانشین ہیں جو کہ اپنے ارہاص پسر چہارم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی منزل پر نازل ہوئے۔ اور اسطرح مندرجہ بالا رویا میں ''اہلِ بیت'' کا چوتھا ظاہری خلیفہ ہونے کا استحقاق ظاہر ہو گیا کیوں کہ روحانی باپ کے بعد من جانب اللہ اُس کا روحانی بیٹا ہی الدار (گھر)، البیت یعنی جماعت کا سردار ہونا چاہیے۔ یہ الگ بات ہے کہ اُن کے حق سے اُن کو محروم کیا گیا جیسا کہ اوپر بیان کر آیا ہوں۔ واللہ اعلم۔

خلیفہ خامس کے بارے میں رویا، کشوف والہامات پر تبصرہ

اسکے بعد مضمون نگار نے خلیفہ خامس مرزا مسرور احمد صاحب کے بارے میں بھی اپنا target پورا کرنے کیلئے بے ربط اور غیر متعلق الہامات حضرت مسیح موعودؑ و دیگر تحریر کیئے ہیں جسکا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں۔ اُن کا انتخاب جن لوگوں نے کیا وہ بین طور پر وہ لوگ ہیں جو کہ انتخاب کے قبل کے سالوں میں کذب بیانی سے بیعتوں کے اعداد و شمار بڑھا چڑھا کر ملوث رہے تھے جبکہ وہ خود بھی اس کاروبار میں ملوث رہے۔

اُن کا عقیدہ بھی اپنے پیشرو کی طرح یہی ہے کہ آئندہ مجدد دین مرسلین نہیں آئینگے جو کہ خلاف قرآن، حدیث اور حضور مسیح موعودؑ کے فرمودات کے خلاف ہے یعنی خلاف شریعت۔ اس لئے اُن سے بھی شیاطین کھیل رہے ہیں۔ اُنکی nature بھی یہی ہے کہ وہ حق ادائے امانت باوجود لمبا وقت اور موقع پانے کے ادا نہ کریں گے جیسا کہ رویا میں گردن لمبا ہو جانے کی مستند تعبیر ہے اور ابھی تک ایسا نہیں کیا گیا۔ آئندہ کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اُنکو اسکی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

جماعت مبائعین میں ظاہری خلافت کے جاری رہنے میں کوئی نزاع نہیں ہے۔ اصل نزاع یہ ہے کہ روحانی خلفاء، مجدد دین، مرسلین اور وقت حاضر میں حضرت مرزا رفیع احمد علیہ السلام مجدد صدی پندرہ پر ایمان کیوں نہیں لا رہے جب کہ ایسا نہ کرنے سے مومنین فاسق ہو جاتے ہیں۔

جیسا کہ شروع میں بھی ذکر کیا گیا ہے کہ مضمون نگار نے حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفہ اوّل کے فرمودات بسلسلہ قدرت ثانیہ اور حدیث مجدد دین کا ذکر نہیں کیا اور اُن کا منصوبہ یہ لگتا ہے کہ جو کچھ غلط طور پر شریعت کے خلاف راستہ نظامیوں نے اختیار کر لیا ہوا ہے عامۃ المومنین اُسی پر قناعت کر لیں اور اپنی عاقبت کی فکر نہ کریں۔ خلفاء کے انتخاب کے سلسلہ میں خوابوں کو بیان کر کے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ خلافت کا سلسلہ جو چل رہا ہے یہی روحانی خلافت ہے۔

مضمون نگار نے یہ تسلیم کیا ہے کہ:-

''اُن خوابوں میں جہاں واضح طور پر یا تعبیری رنگ میں اگلے خلیفہ یا آئندہ خلافت کے جاری رہنے کا ذکر ہے وہ آئندہ صفحات میں درج ہیں ورنہ کنایۃً یا اشارۃً جہاں خلفاء کے بلند روحانی مقام کی نشاندہی کی گئی ہے وہ یہاں نہیں دی جا رہی''۔ اُنہوں نے خود ہی تسلیم کر لیا ہے کہ اِس رویا کی فہرست میں کوئی نصرت الٰہی اور اکرام اور اعزاز کا اظہار نہیں ہے۔

مضمون نگار نے لوگوں کے رویا تو خلفاء کے بارے میں تحریر کر دیں ہیں کہ اُنکو پیشگی خبر اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے دی مگر اُن سے سوال ہے کہ خلیفہ خامس کو بھی رویا یا الہامات ہوتے ہوں گے جن سے اللہ تعالیٰ کی اُن سے **قربت ظاہر ہو اور نصرت الٰہی، اکرام اور اعزاز** نمایاں ہو، انکو بھی شائع کرنا چاہیے تا کہ لوگوں کا ایمان اور یقین ترقی کرے۔ کیا صرف لوگوں کی خوابوں اور رویا پر ہی گذارہ کیا جائیگا؟

حضرت سیدنا محمودؓ نے جو اپنی آمد ثانی کے بارے میں پیشگوئیاں کی تھیں اور جن کا یہ عاجز دعویدار ہے یعنی محمود ثانی ہونے کا دعویدار ہے اور جسکا ظہور ۱۴۲۷ھ میں ہونا تھا تا کہ جماعت کو اصلاح کی طرف توجہ دلائے اور صحیح راستہ کی رہنمائی کرے، اُس سے صرف نظر کیوں کیا گیا ہے؟

اب راقم اِس مضمون کوختم کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے حضور اس عاجزانہ پکار کیساتھ کہ:

اک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا
تجھ کو سب قدرت ہے اے رب الوریٰ
حق پرستی کا مٹا جاتا ہے نام
اک نشان دکھلا کہ ہو حُجت تمام

وآخر دعوٰنا ان الحمدللہ رب العالمین وماتوفیقی الا باللہ العظیم

خاکسار چوہدری غلام احمد عفی عنہ محمود ثانی